حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہورِ زمانہ کلام

کلامِ صائم



مرتّب

محمد توصیف حیدر

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230

اُردو پنجابی نعتوں کا مجموعہ

کلامِ صائم

مرتب

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

نام کتاب	کلامِ صائم
مرتب	محمد توصیف حیدر چشتی
تعداد	ایک ہزار
پہلی بار	جون 1102
طابع	محمد شفیق مجاہد چشتی
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
ہدیہ	

ملنے کا پتہ

صائم چشتی نعت ریسرچ سینٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد نزد ملت کالج فیصل آباد

email.chishtikutabkhana@gmail.com

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی علیہ الرحمۃ اللہ

از:۔ محترم جناب نورالزماں نوری فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی

حضرت علامہ صائم چشتیؒ اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم و ادب کے فروغ و اشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعر ان کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت :۔

علامہ صائم چشتیؒ کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیلؒ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

تعلیم :۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی،

آپؒ نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔ موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی

ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کر لیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

شاعری میں مقام :۔

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جانے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول ومعروف ہو گیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1990ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965 کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہو سکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد :۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور ان کی

حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کرڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نوآموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ کا بہت بڑا کردار ہے ۔اسی لئے آپ کو بانیٔ شہر نعت کہا جاتا ہے۔شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبدالستار نیازی ☆ جناب سید ناصر چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

وصالِ پاک :۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی ، صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد صاحبزادہ محمد توصیف حیدر آپ کی اولاد

کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عرس مبارک :۔

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک واحتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔محفلِ سماع ،نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں ۔

حمد

تو بڑا رحیم و کریم ہے تیری شان جَلَّ جَلالہ

توبصیر ہے ، تو قدیر ہے ، تیری کب مثال و نظیر ہے
تو قیوم ہے ، تو قدیم ہے ، تیری شان جَلَّ جَلالہ

ہے یہاں بھی تو ، ہے وہاں بھی تو ، ہے عیاں بھی تو ، ہے نہاں بھی تو
تو گُلوں میں مِثل شمیم ہے ، تیری شان جَلَّ جَلالہ

تیرا ذرے ذرّے میں نور ہے ، تیرا ہَر جگہ پہ ظہور ہے
تو خبیر ہے ، تو علیم ہے ، تیری شان جَلَّ جَلالہ

تو کہاں اے میرے خُدا نہیں ، کوئی شے بھی تیرے سِوا نہیں
تو عظیم ہے ، تو عظیم ہے ، تیری شان جَلَّ جَلالہ

تیرے در پہ خیرِ کثیر ہے ، تیرے دَر کا صائمؔ فقیر ہے
تیرا عام لُطفِ عمیم ہے ، تیری شان جَلَّ جَلالہ

اُردو نعتیں

تُو شاہِ خوباں

تُو شاہِ خوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُمّ الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مِثال تیری جواب تیرا

تُو سب سے اوّل تُو سب سے آخر مِلا ہے حُسنِ دوَام تجُھ کو
ہے عُمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا

ہے کتنا خلقِ عظیم تیرا ہے کتنا لطفِ عمیم تیرا
ہوا نہ جاں کے بھی دُشمنوں پر شہِ دوعالم عتاب تیرا

ہو مُشک و عنبر یا بُوئے جنت نظر میں اُس کی ہیں بے حقیقت
مِلا ہے جس کو مَلا ہے جس نے پسینہ رشکِ گلاب تیرا

میں تیرے حُسنِ بیاں پہ صدقے میں تیری میٹھی زباں پہ صدقے
برنگِ خوشبو دِلوں میں اُترا ہے کتنا دلکش خطاب تیرا

خُدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستّر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طُور لاکھوں جو اِک بھی اُٹھتا حجاب تیرا

ہے تُو بھی صائمؔ عجیب انساں جو روزِ محشر سے ہے ہراساں
ارے تُو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

قطعہ

جب بھی نعتِ حضور ہوتی ہے
نیند آنکھوں سے دُور ہوتی ہے
اُن کی محفل جہاں بھی ہو صائمؔ
اُن کی آمد ضرور ہوتی ہے

یا محمد میں جنت نہیں مانگتا

یا محمد میں جنت نہیں مانگتا تیری بستی میں چھوٹا سا گھر چاہیے
میرے سجدوں کی ہے بس یہی آرزو تیری چوکھٹ ترا سنگِ در چاہیے

غم کے ماروں کا سرکار رکھنا بھرم بہرِ شبّیر ہو اِک نگاہِ کرم
دُور ہو جائیں گے سارے دُنیا کے غم تیری رحمت بھری اک نظر چاہیے

پُھول کلیاں چمن چاند تارے کہاں کملی والے کے در کے نظارے کہاں
ہو مبارک فرشتو تمہیں کہکشاں مجھ کو طیبہ کی گردِ سفر چاہیے

اے مِرے ہمسفر اے مِرے ہمنوا مجھ کو قصے نہ حور و جناں کے سُنا
مجھ کو بس تُو مدینے کا دیدے پتا مجھ کو بس مصطفیٰ کی خبر چاہیے

ہے یہی آرزو ہے یہی التجاء مجھ کو خوشیوں سے کچھ نہ رہے واسطہ
تیرے غم میں مجھے اے مِرے مصطفیٰ دردِ دِل چاہیے چشمِ تر چاہیے

گرچہ دیدار کی میں نے کی ہے دعا پر کہاں میں کہاں سرورِ انبیاء
شرم آتی ہے صائم یہ کہتے ہوئے مجھ کو میری دُعا کا ثمر چاہیے

اِنتخاب آیا

حِسین و مہ جبین و نازنین و لاجواب آیا
محمد مُصطفیٰ بَن کر خُدا کا اِنتخاب آیا

وہ چاند آیا کہ جس کا وَ القمر بے داغ ہے چہرہ
جو گہنایا نہیں جاتا وہ عربی آفتاب آیا

جلایا طُور کو جِس نے تبسّم کی تجلّی سے
وہ نورِ اولیں مکے میں ہوکر بے نقاب آیا

صنم خانوں سے اُٹھی ہے صَدا اللہ اَکبر کی
جہانِ کُفر میں ایسا نرالا اِنقلاب آیا

نہ اُس کی ابتداء پوچھو نہ اُس کی انتہا پوچھو
جو ہَر اول سے اول ہے وہی عالی جناب آیا

محمد مصطفیٰ کے نام کی برکت سے اے صآئم
میری ہر نعت کے ہر شعر پر تازہ شباب آیا

ہوں درُود تجھ پہ بھی آمنہ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

ہوں درُود تجھ پہ بھی آمنہ تیرے چاند پر بھی سلام ہے
تیری گود کتنی عظیم ہے مِلا جس کو ماہِ تمام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

جو رہا تھا عرشِ برین پر وہی چاند اُترا زمین پر
ہوں حلیمہ تجھ کو مبارکیں یہی انبیاء کا امام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

وہ جمیل ہے وہ حسین ہے وہ خدا کا نورِ مبین ہے
اُسے کیسے خود سا بشر کہوں یہ جہان جس کا غلام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

مجھے مت کہو کہ غریب ہے مِرا سب سے اونچا نصیب ہے
میں تو بس گدائے رسول ہوں مجھے کیا زمانے سے کام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

تُو کہاں کہاں مِرا تاجور تو زمیں پہ ہے وہ ہے عرش پر
جو مِرے نبی کی ہے گفتگو وہ تمام حق کا کلام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

سجی بزمِ صلّ علیٰ کمال ہے سبھی مُصطفیٰ کا جمال ہے
سبھی دو سلامی حضور کو یہی وقت' وقتِ قیام ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علیہ وَآلِہٖ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

وہی دوجہاں کا ہے آسرا وہی ہر نظر کا سرور ہے
وُہی چشمِ موسیٰ کی آرزو وہی طُور ہے وہی نُور ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

کبھی عرش پر کبھی فرش پر کبھی پھر زمیں سے ہیں عرش پر
کبھی تر لہو سے ہیں ایڑیاں کبھی لامکاں بھی ہے رہگذر

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

وہی ابتداء وہی اِنتہاء وہی والقمر وہی والضحیٰ
کبھی اُذنُ منّی کی ہے صدا کبھی رو رہے ہیں وہ غار میں

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

وہی ہر چمن کی بہار ہے وہی ہر نظر کا قرار ہے
وہی انبیاء کا اِمام ہے وہی مُرسلوں کا وقار ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

وہی ہاشمی وہی مصطفی وُہی روشنی وہی مہک ہے وہی
وہی خضرِ راہِ حیات ہے وہی زندگی کی ہے زندگی

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہِ وَآلِہٖ

کبھی آمنہ کی ہے گود میں کبھی بکریاں ہے چرا رہا
کبھی چاند کو ہے اُتارتا کبھی عرش کو ہے سجا رہا

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ،کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہٖ وَآلِہٖ

وہی حسن حُسنِ قدیم ہے وہی نور نورِ عظیم ہے
وہی ماہِ کنعاں کی ہے ضیاء وہی آرزوئے کلیم ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ،کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہٖ وَآلِہٖ

وہی چاند ہے وہی پھول ہے وہی انبیاء کا رسول ہے
وہی سب کا صائم ہے آسرا وہی سب کی اصلِ اُصول ہے

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ ،کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ ، صَلُّوا علَیہٖ وَآلِہٖ

آج کی رات ہے

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے

عَرش پر دھوم ہے فرش پر دُھوم ہے ہے وہ بَد بخت جو آج محروم
پھر یہ آئے گی شب کِس کو معلوم ہے ہم پہ لُطفِ خُدا آج کی رات ہے

مومنو آج گنجِ سخا لُوٹ لو لُوٹ لو اے مریضو شِفا لُوٹ لو
عاصیو رحمتِ مصطفیٰ لوُٹ لو بابِ رحمت کُھلا آج کی رات ہے

اَبرِ رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود محمد ہیں تشریف لائے ہوئے کِس قدر جانفزا آج کی رات ہے

مانگ لو مانگ لو چشمِ تر مانگ لو دَردِ دِل اور حُسنِ نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

اِس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے سارا عالم مسرت سے معمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج مُسرور ہے مَہک اُٹھی فضا آج کی رات ہے

وقت لائے خُدا سب مدینے چلیں لُوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سَب کے منزل کی جانب سفینے چلیں میری صؔائم دُعا آج کی رات ہے

قطعہ

مجھے وجدانِ جامی مل گیا ہے
وہی ذوقِ دوامی مل گیا ہے
وظیفے کے لئے صؔائم کو آقا
تِرا اسمِ گرامی مل گیا ہے

مدینہ یاد آیا ہے

گھٹاؤ اَشک برسَاؤ مدینہ یاد آیا ہے
سما ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

نہ چھیڑو وَاعِظو جنت کے لالہ زار کی باتیں
سُناؤ آج بس مجھ کو دِیارِ یار کی باتیں
مجھے کچھ اور تڑپاؤ مدینہ یاد آیا ہے

خدا کے واسطے روکو نہ مجھ کو آج رونے دو
مِرے اَشکوں کو بہنے دو مجھے بیتاب ہونے دو
مجھے اَب کُچھ نہ سمجھاؤ مدینہ یاد آیا ہے

تڑپ کر اے دلِ بیتاب تڑپادے زمانے کو
جلادو بجلیو آکر خوشی کے آشیانے کو
اے اَرمانو مچل جاؤ مدینہ یاد آیا ہے

تصور میں مِرے رہنے بھی دو رنگیں فضاؤں کو
سنہری جالیوں کو گُنبدِ خضریٰ کی چھاؤں کو
نہ اب صآئمؔ کو بہلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

قطعہ

فرشتوں کا مسکن بہشتوں کا زینہ
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
مِری کاش قسمت میں ہو جائے صآئمؔ
مدینے میں مرنا مدینے میں جینا

کملی والے نگاہِ کرم ہو اگر

کملی والے نگاہِ کرم ہو اگر پھر دوا چاہیے نہ شفا چاہیے
میں مریضِ محبت ہوں مجھ کو تو بس اِک نظر یا حبیبِ خُدا چاہیے

اب تو ہو نظر رحمت مرے مُصطفیٰ آخری وقت ہے تیرے بیمار کا
کچھ بھی اس کے سوا میں نہیں مانگتا تیرے دامن کی ٹھنڈی ہوا چاہیے

تو ہی ایمان سے مجھ کو واعظ بتا کس سے مانگیں بھلا مُصطفیٰ کے سوا
انبیاءِ بھی پکاریں گے محشر کے دن مُصطفیٰ چاہیے مُصطفیٰ چاہیے

میرے محبوب عالم کے حاجت روا کون جانے کہ رُتبہ ہے کتنا تیرا
چاہتے ہیں دو عالم خُدا کی رضا ربِّ عالم کو تیری رضا چاہیے

تلخیٔ حشر کیا ہم کو تڑپائے گی خُود ہی قدموں میں جنت چلی آئے گی
بات بگڑی ہوئی سب کی بن جائے گی بس تِرے نام کا آسرا چاہیے

موت کچھ بھی نہیں موت کیوں ڈروں ایک جاں کیا فدا لاکھ جانیں کروں
روز مَر کر جیوں روز جی کر مروں پر مدینہ میں صآئمؔ قضا چاہیے

دِل مچل جائے گا

آفتاب دوعالم کی باتیں کرو ظلمتوں کا جنازہ نکل جائے گا
اُن کو چہرے سے گیسو ہٹانے تو دو روشنی میں جہاں سارا ڈھل جائے گا

ہے یہ دل کہہ رہا وہ ابھی آئیں گے سب کے بگڑے مقدر سنور جائیں گے
اُن کے آنے تلک ذِکر جاری رہے رنگِ محفل وگرنہ بدل جائے گا

جا صبا میرے محبوب کے پاس جا اُن کے والّیل گیسو ذرا چوم آ
دیر ہو اُن کے تشریف لانے میں گر اُن کی خوشبو سے ہی کام چل جائے گا

اُن کے دیدار کی آرزو مت کرو اُن کے چہرے پہ اچھا ہے پردہ رہے
گر نقاب آپ نے رُخ سے سرکا دیا طور کیا یہ جہاں سارا جل جائے گا

اُن کے در پہ میں جاتا تو ں ہوں دوستو ہوش میں مجھ سے رہنے کا وعدہ نہ لو
مجھ کو معلوم ہے دیکھتے ہی اُنہیں جاں تڑپ جائے گی دِل مچل جائے گا

میں تھا چُپ اس لئے کہ کبھی نہ کبھی حُسن کی دیں گے خیرات وہ آپ ہی
پر وہ دِل میں ہیں شاید یہ سمجھے ہوئے باتوں باتوں میں صآئم بہل جائے گا

قطعہ

سرکارِ دوجہان ہیں عنوانِ کائنات
ہیں آپ ہی تو نقطہء امکانِ کائنات
صآئم ہے ظاہر ہو گیا لولاک سے یہ راز
وہ وجہِ کائنات ہیں وہ جانِ کائنات

دیکھیں گے انبیاء بھی

دیکھیں گے انبیاء بھی نظریں اُٹھا اُٹھا کے
محشر میں جب محمد آئیں گے مسکرا کے

چاہیں گے جو محمد وہ ہی خُدا کرے گا
سب اختیارِ محشر اُن کو عطا کرے گا
بخشے گی اُن کی رحمت مُجرم بُلا بُلا کے

اِک طرف عاصیوں کو وہ بخشوا رہے ہیں
پیاسوں کو اِک طرف وہ کوثر پلا رہے ہیں
وہ کیا ہیں کون جانے اُن کو سوا خُدا کے

جائے گی جب سواری جنت میں مصطفیٰ کی
نکھرے گی اور رنگت فردوس کی فضا کی
دیں گی سلامی حوریں نظریں بِچھا بِچھا کے

لائیں گے لوگ ہَدیے عملوں کے جب سجا کر
ہوں گے رہا وہ صآئم پرچے دِکھا دِکھا کر
میں مانگ لوں گا بخشش نعتیں سُنا سُنا کے

ٹھنڈی، ٹھنڈی ہوا رحمتوں کی چلی

ٹھنڈی ، ٹھنڈی ہوا رحمتوں کی چلی
بن کے موجِ کرم مصطفی آ گئے
حل ہونے لگیں خُود بخُود مُشکلیں سارے عالم کے مُشکل کُشاء آ گئے

آمنہ کا مُقدّر سنوارا گیا
گود میں چاند جِس کی اُتارا گیا
حُورو غِلماں سلامی کو جُھکنے لگے پڑھتے رِضوان صلِّ علیٰ آ گئے

دونو عالم کی قِسمت بدلنے لگی
نُور میں ساری کونین ڈھلنے لگی
خُوش مقدّر حلیمہ مُبارک تُجھے گود میں تیری خَیرالوریٰ آ گئے

کیف دِل کو نظر کو بصارت مِلی
سب یتیموں ، کنیزوں کی بِگڑی بنی
مِٹ گئیں ظُلمتیں ہو گئی روشنی وَالقمر آ گئے والضحیٰ آ گئے

بن گئی ہے زمیں رشکِ باغِ جناں
سج گئے آسماں کِھل اُٹھے گلستاں
مانگ لو رحمتیں کھول لو جھولیاں دینے خیرات حاجت روا آ گئے

نُور میں ہے زمیں سب نہائی ہوئی
اُن کی آمد پر پرچم کُشائی ہوئی
مصطفی کی سلامی کی تقریب میں نعت پڑھتے ہوئے انبیاء آ گئے

آج کوئی بھی صآئم نہ خالی رہے
سب مُرادیں ملیں ہر مصیبت ٹلے
کملی والے کی آمد کا صدقہ ملے بھیک لینے کو ہم یا خُدا آ گئے

آج محبوب کا یومِ میلاد ہے

آج محبوب کا یومِ میلاد ہے
دونو عالم سجائے سنوارے گئے
مہک اُٹھا جہاں آ گیا باغباں باغِ جنت زمیں پر اُتارے گئے

ہوگئی حُسنِ خالق کی جلوہ گری
نُور سے گود ہے آمنہؓ کی بھری
جس کے گھر کی سلامی کو آداب سے کعبۃ اللہ کے جُھکتے منارے گئے

دوجہاں میں حلیمہ کا ثانی کہاں
جس کی جھولی میں آئے تھے دونو جہاں
جس طرف بھی حلیمہ کی ناقہ گئی ذرّے راہوں کے بنتے ستارے گئے

آج کے روز خوشیاں منائیں گے ہم
گیت شاہِ مدینہ کے گائیں گے ہم
جن کی آمد پہ ہراِک گُنہگار کو مغفرت کے لئے مِل سہارے گئے

مہکی مہکی ہوا ہے بکھرنے لگی
زُلفِ محبوب شائد سنورنے لگی
خُوب قِسمت ہماری چمکنے لگی خُوب بنتے مُقدّر ہمارے گئے

مصطفی لائے تشریف دُنیا میں جب
بہرِ اُمت تھا سجدے میں سر جُھک گیا
اُن کے سجدے کی عظمت ہو کیا پُوچھتے عاصیو دُھل گنہ سب تمُہارے گئے

کیف میں ہے فضا سب ڈھلی جا رہی
غیب سے ہے یہ صآئم صدا آ رہی
ہے خُوشی جِن کو آقا کے مِیلاد کی آج بخشے وہ سارے کے سارے گئے

ساماں نظر آئے

رحمت کے مدینے میں ساماں نظر آئے
ہر آنکھ میں اشکوں کے طُوفان نظر آئے

سرکارِ مدینہ کا ہر اِک ہی بھکاری ہے
طیبہ کے گداؤں میں سُلطان نظر آئے

گلیاں ہوں مدینے کی یا باغ مدینے کے
ہر طرف محمد کا فیضان نظر آئے

تفسیر پڑھی جس نے والشّمس کی ہے اُسکو
محبوب کا چہرہ ہی قرآن نظر آئے

ظاہر میں مدینے کے دربان انوکھے ہیں
اُس در پہ فرشتے بھی دربان نظر آئے

ہر ایک کو خُود آقا ہاتھوں سے کھلاتے ہیں
جتنے بھی مدینے میں مہمان نظر آئے

کیا نعتِ محمد کی وُسعت ہو بیاں صآئم
لاکھوں ہی محبت کے عنوان نظر آئے

قطعہ

نورِ خالق کی ضیاء ہے آستانہء رسول
مرکزِ جود و سخا ہے آستانہء رسول
گرچہ ہے زیرِ فلک صآئم حقیقت ہے مگر
عرشِ اعلیٰ سے سوا ہے آستانہء رسول

تِرا جلوہ نگاہوں میں

تِرا جلوہ نگاہوں میں سما جائے تو کیا کہنا
تصوّر میں تِری تصویر آجائے تو کیا کہنا

بڑی شَے ہے خیالِ گنبدِ خضریٰ میں گُم ہونا
یہ دیوانہ مدینے میں چلا جائے تو کیا کہنا

پیامِ غم درِ محبوب پر جانا بھی کیا کم ہے
مِرے اَشکوں سے تر ہو کر صبا جائے تو کیا کہنا

سنور جانا خیالِ یار سے بھی خُوب ہے لیکن
رہِ محبوب میں اے دِل مِٹا جائے تو کیا کہنا

یہ محفل جس کے ذِکرِ پاک سے رشکِ گُلستاں ہے
وہ خُود محفل اگر اپنی سجا جائے تو کیا کہنا

اُنہیں کے پل رہا ٹُکڑوں پہ ہے صاؔئمؔ جہاں بھی ہے
مگر داتا کی چوکھٹ پر گدا جائے تو کیا کہنا

قطعہ

جن کے لئے خدا نے دونوں جہاں سنوارے
وہ آ گئے محمد کونین کے سہارے
صلی علیٰ کے نغمے ہیں گا رہی فضائیں
نعت رسول صاؔئمؔ ہیں پڑھ رہے ستارے

درود پڑھتے ہیں

نبی پہ چاند ستارے درود پڑھتے ہیں
ملک بھی سارے کے سارے درود پڑھتے ہیں

جہاں تو کیا ہے خُدا بھی ہے نعت خواں اُن کا
خُدا کے سارے نظارے درود پڑھتے ہیں

ہے حکم ! صلوا علیہ وسلموا آیا
کتابِ پاک کے پارے درود پڑھتے ہیں

خُود آپ کان لگا کر درود سُنتے ہیں
جہاں بھی آپ کے پیارے درود پڑھتے ہیں

رسولِ پاک بتاتے خُود صحابہؓ کو
فلاں غلام ہمارے درود پڑھتے ہیں

تمام درد زمانے کے دور ہوتے ہیں
کہ جب بھی درد کے مارے درود پڑھتے ہیں

کروڑ بار ہو صآئم سدا سلام اُن پر
یہ جن پہ شعر تُمہارے درود پڑھتے ہیں

قطعہ

ذرہ ذرہ دُرود پڑھتا ہے
قطرہ قطرہ دُرود پڑھتا ہے
میرے آقا کی ذات پر صآئم
میرا اللہ دُرود پڑھتا ہے

حضور آئے حضور آئے

خوشی مناؤ اے غم کے مارو حضور آئے حضور آئے
سہارا مانگو اے بے سہارو حضور آئے حضور آئے

نِگاہیں اپنی جُھکا کے رکھنا، دِلوں کے دامن بچھا کے رکھنا
بَھرے گی جھولی نبی کے پیارو حضور آئے حضور آئے

نبی کی محفل میں آنے والو خوشی میں غم کو دبانے والو
مِلے گا آرام بیقرارو حضور آئے حضور آئے

سجا ہوا گھر ہے آمنہ کا ہے چاند جھولی میں لامکاں کا
جُھکو سلامی کو چاند تارو ، حضور آئے حضور آئے

خزاں سے کہہ دو چمن سے جائے نہ ہم غریبوں کو یوں ستائے
چلی بھی آؤ حسیں بہارو حضور آئے حضور آئے

نگاہِ صآئمؔ کو دیکھنے دو جمالِ سرکارِ ہَر دو عالم
رُکو بھی آنکھوں کی آبشارو حضور آئے حضور آئے

قطعہ

آہِ دِل یوں نِکل آسماں رو پڑے
جانِ مَن یوں تڑپ کہ جہاں رو پڑے
چِیر کے رکھ دے صآئمؔ گریبانِ دِل
کیفیّت اِضطراری کے دِن آگئے

دَردمَندو مِرے آنسوؤں میں

دَردمَندو ! مِرے آنسوؤں میں مانتا ہوں روانی نہیں ہے
کیسے اَشکوں کے دریا بہادوں میری آنکھوں میں پانی نہیں ہے

کب بُلاؤ گے شاہِ مدینہ جَل رہا ہے جُدائی میں سِینہ
جی رہا ہوں مگر میرے آقا یہ مِری زندگانی نہیں ہے

یاد آتا ہے جب بھی مدینہ کٹنے لگتا ہے میرا کلیجہ
اِتنی آسان اے سُننے والو میرے غم کی کہانی نہیں ہے

سارے جلوے حسیں سے حسیں ہیں جانفزا دِلرُبا دِلنشیں ہیں
کِس کو دیکھوں مقابل میں اُن کے اُن کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے

میرے محبوب زندہ نبی ہیں بلکہ ہر چیز کی زندگی ہیں
اُن کے ذاکر کو کیا موت آئے ذکر جب اُن کا فانی نہیں ہے

تُم سمجھتے ہو یہ جا رہا ہے موت کے ڈر سے گھبرا رہا ہے
گُم ہے صآئم تصوّر میں اُن کے موت کی یہ نشانی نہیں ہے

قطعہ

آج میرے حضور آئیں گے
بن کے آنکھوں کا نور آئیں گے
دل کے دامن کو کھول لو صآئم
میرے آقا ضرور آئیں گے

اشکباری کے دن آگئے

پھر مدینے کی جانب چلے قافلے
پھر مِری بیقراری کے دِن آگئے
چشمِ بیتاب بیتابیاں چھوڑ دے
اَب تِری اَشکباری کے دِن آگئے

زائرو ! صَد مُبارک ہوں یہ مرحلے
بن کے مہمان آقا کے ہو جا رہے
اَشک کیف و مُسرّت کے مَت روکنا
خَیر سے آہ و زاری کے دِن آگئے

جب مناظر مدینے کے مل جائیں گے
خود بخود پھول زخموں کے کھل جائیں گے
خوں کے آنسو بہا، خوب دریا چلا
کِشتِ دِل آبیاری کے دِن آ گئے

بابِ جنت کا نَقشہ ہے بابِ حرم
ہے وہاں پر خُدا کا کرم ہی کرم
جو بھی مانگو گے مِل جائے گا بالیقیں
رَحمتِ ذاتِ باری کے دِن آ گئے

زائرو بابِ رحمت کے کھل جائیں گے
سارے دفتر گُناہوں کے دُھل جائیں گے
یاد رکھنا مُجھے بھی خُدا کے لئے
اَب ہیں بَخشش تُمہاری کے دِن آ گئے

چوم لیتا ہوں

محمد مصطفیٰ کا نام لے کر جھوم لیتا ہوں
تصور میں سُنہری جالیوں کو چوم لیتا ہوں

محمد مصطفیٰ کی نعت کہنے کا صلہ دیکھو
میں گھر بیٹھے مدینے کی گلی میں گھوم لیتا ہوں

مہک اُٹھتی ہیں جب راہیں چمک اُٹھتی ہیں جب گلیاں
اِدھر سے گزرے ہیں آقا میں کر معلوم لیتا ہوں

محمد کچھ نہیں دیتے تو کہتا ہے ارے ظالم !
میں اُن کو مان کر داتا بدل مقسوم لیتا ہوں

طفیلِ پنجتن اور شیخِ کامل کے تصرّف سے
میں ان آنکھوں سے دل کا حال کر معلوم لیتا ہوں

غمِ شبیر میں جب بھی کبھی نوحہ سناتا ہوں
میں جنت کی فضاؤں کو بھی کر مغموم لیتا ہوں

لُٹا کر گھر کہا شبیر نے کربل کے تیروں سے
بجھا لو پیاس اب آغوش میں معصوم لیتا ہوں

میں خود اشعار لکھتا ہوں ارے صآئم مِری توبہ !
کوئی ارشاد کرتا ہے میں کر منظوم لیتا ہوں

قطعہ

مجھ سے غزلیں نہ مانگو خدا کے لئے
وقف صآئم ہے اُن کی ثنا کے لئے
شاعری ہے مِری مصطفیٰ کے لئے
مجھ کو نعتوں بھری شاعری کی قسم

بہاروں کو سلام

کملی والے کے مدینے کی بہاروں کو سلام
سبز گنبد کے نظر پرور نظاروں کو سلام

جانبِ روضہ جھکے ہیں جو سلامی کے لئے
ہم غریبوں کی طرف سے اُن ستاروں کو سلام

اشک برسائے جہاں اُمت کی خاطر آپ نے
یارسول اللہ ! ان خوش بخت غاروں کو سلام

ہر گُل باغِ مدینہ پر ہے جنت بھی نثار
گُل تو گُل ہیں گلشنِ بطحا کے خاروں کو سلام

بکریاں آقا چراتے تھے حلیمہؓ کی جہاں
ان چراگاہوں کو اور ان رہ گزاروں کو سلام

ہوں کروڑوں تیرے صآئم کی طرف سے یاشہا
تیری آلِ پاک کو اور تیرے یاروں کو سلام

آج معراج دُولہا منانے چلے

رُخ پہ طٰہٰ کا سہرا سجائے ہوئے آج معراج دُولہا منانے چلے
مسکراتے ہوئے جانبِ لامکاں اپنی اُمت کی بگڑی بنانے چلے

چُھپ گئے عیب اُمت گنہگار کے روئے وحدت سے نوری حجاب اُٹھ گئے
پردے پردے میں پردے حبیبِ خدا کچھ گرانے چلے کچھ اُٹھانے چلے

کون جانے کہ معراج کیا راز تھا کس کو معلوم کیسی ملاقات تھی
سچ تو ہے بس یہی کہ بقولِ رضاؔ اُس کے جلوے اُسی کو دکھانے چلے

رہ گئے راستے ہی میں سِدرہ نشیں جا رہے ہیں مگر لامکاں کے مکیں
رشکِ عرشِ مُعلّیٰ بنا کر زمیں لامکاں کے مقدر جگانے چلے

کیسے اُن کو خدا سے جُدا میں کہوں کیسے واعظ تِری بات کو مان لوں
وہ تو وہ ہیں خدا کی قسم آج وہ اپنے بندوں کو حق سے ملانے چلے

کون بتلائے کہ وہ کہاں تک گئے وہ وہاں بھی گئے وہ یہاں بھی رہے
کیسے آئے ہیں صآئم بتائے کوئی آج ہم عقل کو آزمانے چلے

خُدا کا حسیں انتخاب آ گیا

نور ہی نور ہے کیف ہی کیف ہے باغِ ہستی پہ تازہ شباب آ گیا
زُلفِ واللّیُل کا دائرہ کھینچ کر شب کے پچھلے پہر آفتاب آ گیا

غم کے ماروں کو غم سے رہائی ملی آمنہ کو خدا کی خدائی ملی
گود میں جس کی جلوۂ نُورِ اَزل بے نقاب آ گیا بے حجاب آ گیا

مانگنے کی گھڑی آ گئی مانگ لو اُن کے دستور کی روشنی مانگ لو
آج یومِ مسرّت ہے مظلوم کا آج ظالم کا یومِ حساب آ گیا

جس کی یادیں مناتے رہے انبیاء جس کی نعتیں سُناتے رہے انبیاء
جس کی راہیں سجاتے رہے انبیاء وہ خُدا کا حسیں انتخاب آ گیا

تھی یہی آرزو تھی یہی اِلتجا اپنی محفل میں سرکار آئیں ذرا
یک بیک نور میں ڈھل گئی جو فضا میری آہوں کا شاید جواب آ گیا

مِٹ گئیں ظلمتیں چھٹ گئی تیرگی تن گئیں چادریں کیف وانوار کی
سارے سجدے میں صآئم صنم گِر گئے بُت کدوں میں عجب انقلاب آ گیا

مدینے کی گلیاں

فروغِ حرم ہیں ، مدینے کی گلیاں
کرم ہی کرم ہیں مدینے کی گلیاں

غریبوں فقیروں کا ہیں یہ ٹھکانہ
گدا کا بھرم ہیں مدینے کی گلیاں

مِرے مصطفیٰ کے مِرے دِلرُبا کے
نشانِ قدم ہیں مدینے کی گلیاں

کوئی چھوڑ کر اُن کو آئے تو کیسے
کہ باغِ اِرم ہیں مدینے کی گلیاں

یہاں سر کے بل گر چلو! یہ بھی کم ہے
بڑی محترم ہیں مدینے کی گلیاں

قدم چُوم کر سرورِ انبیاء کے
ہوئی مُحتشم ہیں مدینے کی گلیاں

میں روتا ہوں صاؔئم کہ یاد آرہی اَب
مُجھے دم بدم ہیں مدینے کی گلیاں

قطعہ

میری جستجو مدینہ میری زندگی مدینہ
دن رات یہ دُعا ہے دیکھوں کبھی مدینہ
صاؔئم خیالِ عالم دل سے نکل گیا ہے
ہر آرزو ہے میری اب بن گئی مدینہ

مدینہ چھوڑ آیا ہوں

نہ پُوچھو کیسے رحمت کا خزینہ چھوڑ آیا ہوں
مُجھے رونے دو میں جنت کا زینہ چھوڑ آیا ہوں

مُبارک دے رہے ہو تُم مجھے حج و زیارت کی
مرے غم بھی تو دیکھو میں مدینہ چھوڑ آیا ہوں

نجانے غم کے طوفانوں سے کب تک کھیلنا ہوگا
میں خوشبوں کا مدینے میں سفینہ چھوڑ آیا ہوں

یہاں بھی آنکھ روتی ہے یہاں بھی دل تڑپتا ہے
ولیکن اشکباری کا قرینہ چھوڑ آیا ہوں

جہاں سے چاند تارے روشنی کی بھیک لیتے ہیں
تڑپتے دل سے وہ گُنبد نگینہ چھوڑ آیا ہوں

فِدا جنت ہے جس کے حُسن کی تقدیس پر صَائمؔ
وہ شہرِ نُور وہ بستی حسینہ چھوڑ آیا ہوں

مصطفیٰ کے لئے

تم ہو جاتے کہاں صدا کے لئے
ہے مدینہ تو ہر گدا کے لئے

یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دِل بنایا ہے مصطفیٰ کیلئے

جس میں خوشبو ہو اُن کی زُلفوں کی
میں تڑپتا ہُوں اُس ہوا کیلئے

جانے آئے گا کب طبیب مرا
دَرد بڑھتا رہا دوا کے لئے

بس مدینہ میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اُٹھتے نہیں دعا کیلئے

مر کے پُہنچا ہوں ان کو چوکھٹ تک
اب نہ روکو مجھے خدا کیلئے

مر ہی جاتا مَیں ہجر میں صآئم
جی رہا ہوں ترِی ثنا کے لئے

قطعہ

اے نورِ ہر دوعالم اے رحمتِ زمانہ
کرلے قبول میرا یہ سلامِ عاجزانہ
میں غریب ہوں تو کیا ہے میرا دل تو باشاہ ہے
مجھے مل گیا ہے آقا تیری نعت کا خزانہ

تقریبِ رونمائی ہے

نمی ہے آنکھوں میں دِل نے بھی چوٹ کھائی ہے
زہے نصیب مدینے کی یاد آئی ہے

بھنور میں آ کے سفینہ ہے میرا ڈوب چلا
تمہارے نام کی آقا مِرے دہائی ہے

اُنہیں سے مانگوں گا دینگے مجھے وُہی سب کچھ
مِرے حبیب کے قبضے میں سب خدائی ہے

سنبھل سنبھل اَے دِلِ بے قرار ہوش تو کر
درِ حبیب پہ مُشکل تِری رسائی ہے

کرم کرم اے رسُولِ کریم مُجھ پہ کرم
تِرے کرم نے ہی بگڑی سدا بنائی ہے

خیالِ یار میں روتا ہوں دِل تڑپتا ہے
جنوں کے لطف نے حالت یہ اب بنائی ہے

خوشی نہ کیسے مناؤں میں حشر میں صائمؔ
مِرے حبیب کی تقریب رُونمائی ہے

قطعہ

کہہ اُٹھیں گے نفسی نفسی حشر میں سارے نبی
پر پکاریں گے مِرے غمخوار ربِ اُمتی
بخشی جائے گی میرے محبوب کی اُمت سبھی
جب میرے محبوب نے صائمؔ اشارہ کر دیا

سہارا ہے زندگی کے لئے

بنی ہے ساری خدائی مِرے نبی کیلئے
نبی کی نعت سہارا ہے زندگی کیلئے

شبِ الم کی ہیں تاریکیاں جوانی پر
تمہاری یاد ہی کافی ہے روشنی کیلئے

کبھی تو خواب میں آجائیں یارسول اللہ
مِری بھی نیند سنور جائے دو گھڑی کیلئے

تمہاری نعت کے نغمے ہیں میرے ہونٹوں پر
مِرا تو جینا ہے سرکار آپ ہی کیلئے

خُدا ہی بخشے گا محشر میں رُو سیاہوں کو
مگر یہ ہوں گی عطائیں تِری خوشی کیلئے

حضور روئے ہیں اُمت کے واسطے جیسے
ہے کون روتا زمانے میں یوں کِسی کیلئے

خُدا ہی جانے کے صاؔئم کا حال کیسا ہو
سنبھال رکھے ہیں سجدے تِری گلی کیلئے

قطعہ

حضور زندہ ہیں سب کی صدائیں سنتے ہیں
اُنہیں بوقتِ مصیبت پکارتے رہنا
ہے اپنا کام تو صاؔئم نبی کی نعتوں سے
دلوں میں ذوقِ محبت اُبھارتے رہنا

دامن بچھا کے بیٹھو

رسولِ اکرم کی ہے یہ محفل ادب سے دامن بچھا کے بیٹھو
ہے جن کی محفل وہ آرہے ہیں دِلوں کے رستے سجا کے بیٹھو

یہ مانا دیدارِ مُصطفیٰ کے نہیں ہماری نگاہیں قابل
ہمیں تو سرکار دیکھتے ہیں یہ بات دِل میں بِٹھا کے بیٹھو

یہ ٹھنڈے جھونکے ہوا کے آئے ہیں خاص لمحے دُعا کے آئے
جو سوئے قسمت بھی سوئی اُن کی مقدّر اپنے جگا کے بیٹھو

فضا جو ساری مہک اُٹھی ہے سواری آقا کی آگئی ہے
متاعِ اُلفت کرو نچھاور دِلوں کی دولت لُٹا کے بیٹھو

سجالو سارے سوال لب پر درُود پڑھ کے شہِ عرب پر
یہی حضوری کا ہے تصوّر دِلوں کو طیبہ بنا کے بیٹھو

ہے گرچہ ذرّہ حقیر صاؔئم مگر ہے اُن کا فقیر صاؔئم
ہے اُن کے جلوے کی گر تمنّا تو میری آنکھوں میں آکے بیٹھو

حضور آ گئے ہیں

ہوا مہکی مہکی فضا لہکی لہکی چمن میں ہمارے حضور آ گئے ہیں
تمہیں ہو یہ ساعت مبارک حلیمہ کہ گھر میں تمہارے حضور آ گئے ہیں

عجب حسن آیا زمین و زماں میں عجب نور ہے جلوہ گر دو جہاں میں
جو اَب تک نہاں تھے دلِ لامکاں میں وہ لے کر نظارے حضور آ گئے ہیں

ہوا حسن محبوب جلوہ نما ہے زمیں سے فلک تک یہی اک صدا ہے
مبارک تجھے آمنہ تیرے گھر میں لئے کیف سارے حضور آ گئے ہیں

ہیں حوروں نے ہر سمت جھرمٹ لگائے ملک پا برہنہ قطاروں میں آئے
سحر آ رہی ہے قمر جا رہا ہے جھکے سب ستارے حضور آ گئے ہیں

غلاموں کے ملجا، کنیزوں کے ماویٰ اسیروں کے حامی، یتیموں کے مولا
غریبوں کے والی فقیروں کے داتا جہاں کے سہارے حضور آ گئے ہیں

بڑی شان والی یہ صائم گھڑی ہے دو عالم میں پھیلی ہوئی روشنی ہے
خُدا کی محبت کا پیغام لے کر خُدا کے پیارے حضور آ گئے ہیں

حضور سے مانگو

نور خالق کے نور سے مانگو
جو ہے لینا حضور سے مانگو

بھر ہی دیں گے تمہارے دامن کو
پاس جا کر یا دور سے مانگو

ہوش اُڑ جاتے ہیں مدینے میں
پھر بھی حُسنِ شعور سے مانگو

اُن کے روضے کی حاضری مانگو
جب بھی ربِّ غفور سے مانگو

آنسو آنکھوں میں خود چھلک جائیں
ایسے کیف و سرُور سے مانگو

دونوں عالم کی رحمتیں ساری
نورِ یوم النشور سے مانگو

جلوے حق کے مدینہ میں صائمؔ
نورِ افلاک و طور سے مانگو

قطعہ

نور نورِ عظیم سے مانگو
حسن حسنِ کریم سے مانگو
جا کے طیبہ میں طور کے جلوے
نازِ حضرت کلیم سے مانگو
رحم کرتا ہے سب پہ جو صائمؔ
اُس رؤف و رحیم سے مانگو

حُسنِ محبوب نے

حُسنِ محبوب نے عالم کو سجا رکھا ہے
رشتہ مخلوق کا خالق سے ملا رکھا ہے

چاند تارے ہیں جبھی نور نظر کو دیتے
اُن کی نعلین کا سُرمہ جو لگا رکھا ہے

پھُول میں ، چاند میں ، تاروں میں تبسّم اُن کا
اُن کے جلووں کے سِوا دُنیا میں کیا رکھا ہے

نعت کہتا ہوں تو آتی ہے فضا میں مستی
جام طیبہ کا خیالوں کو پلا رکھا ہے

صَدقے طیبہ کے عذاب آتا نہیں ہے ہم پر
شہرِ محبوب نے دُنیا کو بچا رکھا ہے

جب بھی تو چاہے صدا دینے سوالی آجا
میرے محبوب نے دروازہ کھلا رکھا ہے

جِن کے ٹکڑوں پہ جہاں پلتا ہے سارا صآئم
اُن کی سرکار میں دامن کو بچھا رکھا ہے

یَا مُحمد محمد میں کہتا رہا

دل میں عشقِ نبی کی ہو ایسی لگن
رُوح تڑپتی رہے دِل مچلتا رہے
زندگی کا مزہ ہے کہ ہر سانس سے
یا محمد محمد نکلتا رہے

یا محمد محمد میں کہتا رہا نُور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے مِلاتا رہا آیتیں پِھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے سب کے سب اَبرِ رحمت کے چھینٹے بنے
ہوگئی رات جب زُلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

کِسقدر احمقانہ عقیدہ ہے یہ مَر کے مِٹی میں ہیں مصطفیٰ مِل گئے
مُصطفیٰ کی قسم اُن کے چھو کے قدم موت بھی احمقو زندگی بن گئی

کِس قدر بے خبر یہ ہوئے دِین سے اَپنے جیسا ہیں اُن کو بشر کہہ رہے
جن کی گردِ سفر بن گئی کہکشاں جن کی خاکِ قدم روشنی بن گئی

یہ تو مانہ کہ جنت ہے باغِ حسیں خوبصورت ہے سَب خُلد کی سَرزمیں
حُسنِ جنت کو پر جب سمیٹا گیا سَرورِ اَنبیاء کی گلی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ اُن کے رُخسار کا وَالضُّحیٰ کہہ دِیا وَالْقَمَر پڑھ لیا
سُورتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہوگئی بات بھی بَن گئی

کیوں اُلجھتا نبی کے غلاموں سے ہے روکتا کیوں درُودوں سلاموں سے ہے
کیا وہ کم تھا جو تیرے بڑوں نے کہا؟ کیا مصیبت تجھے یہ نئی بن گئی

سَب سے صآئم زمانے میں مَعذور تھا سَب سے بیکس تھا بے بس تھا مجبور تھا
اُن کو رحم آگیا میرے حالات پر میری عظمت مِری بے بسی بن گئی

محمد کا حوالہ چاہیے

والضحیٰ رُخ کا اندھیروں میں اُجالا چاہیے
بحرِ غم میں ڈُوبتوں کو کملی والا چاہیے

رحمتِ حق خود بڑھے گی بخشوانے کے لئے
حشر کے دن بس محمد کا حوالہ چاہیے

جو مجھے اِک پل میں لے جائے درِ محبوب تک
وہ فُغاں وہ درد و غم وہ آہ و نالہ چاہیے

میں نے کب مانگے ہیں کھانے خلد کے جنت کے پھل
بس مجھے تو اُن کے ہاتھوں کا نوالہ چاہیے

کرسکو گے کس طرح اُن سے صحابہ کو جُدا
گرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چاہیے

حجرِ اسود خوب ہے حوروں کے خالوں کے لئے
پر حبش والے کا اُن کو رنگ کالا چاہیے

باندھ کر اقصیٰ میں صف نبیوں سے آدم نے کہا
اس اِمامت کو نبی اعلیٰ سے اعلیٰ چاہیے

صورتِ محبوب کو حق نے بنا کر یہ کہا
ایسی صورت پر تو رحمت کا دوشالہ چاہیے

جو یزیدوں سے بچا لے حرمتِ اسلام کو
پھر حسین ابنِ علی جیسا جیالا چاہیے

کون کر سکتا ہے نعتِ مُصطفیٰ کا حق ادا
پھر بھی کُچھ انداز تو صآئم نِرالا چاہیے

نعت سنانے والو

میرے محبوب کا میلاد منانے والو
خوش ہوا تم پہ خُدا بزم سجانے والو

تُم کو پیغام مدینے سے ہے آنے والا
ہو گیا تُم پہ کرم نعت سُنانے والو

اُن کی زُلفوں کی قسم! لو گے مُرادیں ساری
اُن کی سَرکار میں دامن کو بِچھانے والو

اَپنے ہونٹوں پہ درُودوں کے ترانے رکھنا
شاہِ کونین کے دربار میں آنے والو

یارسول اللہ کے نعروں کو سجالو لب پر
گھر میں سرکارِ دوعالم کو بلانے والو

حق نے تطہیر کا خَلُعَت ہے سجایا تم کو
اے مِرے پاک محمد کے گھرانے والو

لُوٹ لو آپ کی رحمت کے خزانے صآئم
صدقہ محبوب کی آمد کا لُٹانے والو

میلاد منانے والے

سج گئے یار کی محفل کو سجانے والے
میرے محبوب کا میلاد منانے والے

اَپنے ہر اَشک سے پَلکوں پہ چراغاں کرلو
میرے محبوب ہیں اِس بزم میں آنے والے

تُجھ کو صد لاکھ مُبارک ہو حلیمہ دائی
آگئے گھر میں ترے عرش پہ جانے والے

آمنہ پاک ترا چاند مُبارک تُجھ کو
ہوں ترے چاند پہ قُربان زمانے والے

دُور اَب سب کے مُقدّر کا اندھیرا ہو گا
آگئے چاند کو قدموں میں بُلانے والے

کِس قدر قول یہ سچّا ہے رضاؔ کا صائمؔ
مِٹ گئے آپ کے اَذکار مِٹانے والے

سجاتے ہی رہیں گے

ہم بزم سَدا اُن کی سجاتے ہی رہیں گے
سرکار کا میلاد مناتے ہی رہیں گے

ہیں دونوں جہانوں میں سہارا جو ہمارا
گیت اُن کی عنایات کے گاتے ہی رہیں گے

حق والے سَدا سیّدِ شبیرؓ کے غم میں
رو رو کے زمانے کو رُلاتے ہی رہیں گے

اَیسے ہی دُرودوں کی سَلاموں کی فضا میں
عُشاق اُنہیں گھر میں بُلاتے ہی رہیں گے

جو نعتِ نبی سُن کے تڑپ جاتے ہیں صآئم
اِنعام وہ سرکار سے پاتے ہی رہیں گے

تِرا نام لب پہ جو آ گیا

تِرا نام لَب پہ جو آ گیا
تو عذاب ہجر کے ٹَل گئے
تِرے غم بھی کِتنے عجیب ہیں
تِری یاد ہی سے بہل گئے

تِرا آستاں بھی کمال ہے
تِری رہگذر بھی تو خُوب ہے
مِرے سجدے جو تھے تڑپ رہے
تِرے نقشِ پا پہ مچل گئے

جو تِرے خیال میں مر مِٹے
وہ شہید ہیں وہ حیات ہیں
نہ اُنہیں کہیں بھی اَماں مِلی
جو تِری نظر سے نِکل گئے

شہا جان و دِل میں فِدا کروں
تِرے میکدے کے نظام پر
تِری بزم میں جو نظر اُٹھی
جو گِرے تھے وہ بھی سنبھل گئے

ہوں بلالؓ و سلمانؓ یا حارثہؓ
یا علیؓ ، عُمرؓ یا خبیبؓ ہوں
تِری اِک نظر کا کمال ہے
کہ نصیب سب کے بدل گئے

تھے جو دُور صآئم پُر اَلم
تو خیال کیا کیا تھے دم بہ دم
وہ جو میرے قریب آ گئے
تو خیال اَشکوں میں ڈھل گئے

کیسی ملاقات ہے

یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے   یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے

میری سکھیو مجھے صد مبارک کہو
میرے آنگن میں جلووں کی بارات ہے
میرے آقا ہیں تشریف لائے ہوئے
کس قدر پرضیاء آج کی رات ہے
یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے   یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے

میرے کٹیا میں دیکھو ہوا جلوہ گر
آسمانِ ولایت کا روشن قمر
میں کہاں اور کہاں یہ میرا تاجور
بس یہ ان کے کرم سے بنی بات ہے
یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے   یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے

ایک ذرّہ کہاں ماہِ انور کہاں
لٹ گئے ہیں ہمارے مقدر کہاں
میرا گھر یہ کہاں میرا دلبر کہاں
گویا ذرّے کی مہ سے ملاقات ہے
یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے

آنکھ اُٹھتی نہیں دل اُجالے میں ہے
چاند سورج کی کرنوں کے ہالے میں ہے
سامنے ہیں مگر تاب جلوہ نہیں
نور کی اسطرح آج کی برسات ہے
یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے

نذر کیا پیش شہ کو کرے گا گدا
جان و دل تھے وہ تجھ پر فدا کر چکا
میری سرکار منظور فرمایئے
میرے دامن میں اشکوں کی سوغات ہے
یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے

ہے یہ صآئم کی کیسی طلب دِلربا
آپ ہی یہ ہے آپ کو مانگتا
مل گئے آپ تو مل گئے دو جہاں
مجھ کو کافی تبسّم کی خیرات ہے
یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے یہ ملاقات کیسی ملاقات ہے

طیبہ کی ہے یاد آئی

طیبہ کی ہے یاد آئی اب اشک بہانے دو
محبوب نے آنا ہے راہوں کو سجانے دو

مشکل ہو اگر میرا طیبہ میں ابھی جانا
اے باد صبا میری آہوں کو تو جانے دو

میں تیری زیارت کے قابل تو نہیں مانا
یادوں کو شہا اپنی خوابوں میں تو آنے دو

جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو
اک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو

اشکوں کی لڑی کوئی اب ٹوٹنے مت دینا
سرکار کی خاطر اب کچھ ہار بنانے دو

محبوب کے قابل یہ الفاظ کہاں صاؔئم
اشکوں کی زباں سے اب اِک نعت سُنانے دو

تاجدارِ زماں مالکِ دوجہاں

تاجدارِ زماں مالکِ دوجہاں
کب تیرے در پہ تیرا غلام آئے گا
کب میں دیکھوں گا گنبد کی ہریالیاں
کب مدینے سے مجھ کو پیام آئے گا

سوچتا ہوں مدینے کو جب جاؤں گا
کیسے آداب سارے بجالاؤں گا
روک لوں گا میں سجدوں سے کیسے جبیں
جب وہ کعبے سے بڑھ کر مقام آئے گا

مجھ کو معلوم ہے ہوگی اِتنی خوشی
ختم ہوجائے گی یہ میری زندگی
میری مضطر نگاہوں کے جب سامنے
پاک روضۂ خیر الانام آئے گا

عاشقو ذکر اُن کا سناتے رہو
یاد میں اُن کی روتے رُلاتے رہو
بس یہی کام ہے وہ خُدا کی قسم
روزِ محشر تمہارے جو کام آئے گا

کسقدر ہوگی فرحت فزا وہ گھڑی
کسقدر ہوگی راحت نما وہ گھڑی
زائرین مدینہ کی فہرست میں
جب خطاکار صآئم کا نام آئے گا

مِری جھولی کو بھَر دے

مِری جھولی کو بھَر دے اے خُدا صَدقے محمد کے
خطا کاروں پہ کر نظر عطا صَدقے محمد کے

ہَمیں سارے جہاں میں یا اِلٰہی سُرخرو رکھنا
بَنام پنجتن مَولا ہَماری آبرو رکھنا
ہَمیں طُوفانِ عالم سے بچا صَدقے محمد کے

مَدینے پاک کی بَستی ہَمیں یاربّ دِکھا دینا
ہَماری کشتیٔ غم کو کِنارے پر لگا دینا
ہَمیں طوفانِ عالم سے بچا صَدقے محمد کے

مُرادیں سَب کی پُوری اَے خُدائے مہرباں کر دے
مُسلمانوں کو مَولا کامیاب وکامراں کر دے
عَطا کر دے ہمارا مدعا صَدقے محمد کے

ہَمیں اپنی حقیقت سے اِلٰہی آشنا کر دے
محمد مُصطفیٰ کے عِشق کی دَولت عَطا کر دے
اِلٰہی سَب کی بِگڑی کو بنا صَدقے محمد کے

رہے آباد محشر تک خُداوندا وطن میرا
بَنے نقشہ بہَار جاوِدانی کا چمن میرا
چمن کو مُسکراہٹ سے سجا صَدقے محمد کے

سَراپا جُرم میں ڈُوبے ہُوئے ہیں ہَم گناہوں میں
بھٹکتے پھر رہے ہیں پُرخطر پُر پیچ راہوں میں
ہماری بَخش دے یاربّ خطا صَدقے محمد کے

شفاعت مُصطفیٰ کی حشر میں یاربّ عطا کرنا
اَسیرانِ اَلم کو قیدِ کلفت سے رہا کرنا
جو ہیں بچھڑے ہُوئے اُن کو مِلا صَدقے محمد کے

ہماری دَرد میں ڈُوبی ہُوئی یاربّ صدا سُن لے
بتُولِ پاک کے صَدقے سے صاؔئم کی دُعا سُن لے
غُلامِ پنجتن ہَم کو بَنا ، صَدقے محمد کے

پنجابی نعتاں

نعت خواناں نے

محمد دے غُلاماں لین کی غیراں دے دَر جاناں
اُہدی نظرِ کرم ہونی مِری جھولی نے بھر جاناں

بڑے مجرم ہاں پر روزِ قیامت نعت خواناں نے
نبی دی نعت پڑھدیاں پڑھدیاں پُل توں گذر جاناں

مدینے والیا مرنا مِرا آسان ہو جاوے
نزع دے وقت ہتھّ آ کے مِرے سینے تے دَھر جاناں

طبیبو! اَگ نہیں بجھنی تُساں توں میرے سینے دی
میں جد روضے نوں ویکھاں گا مِرے سینے نے ٹھر جاناں

ناں ایویں طعن کر اوہناں نبی دے سوہنے یاراں تے
جہناں محبوب دے ناں توں فدا دِتّیاں نے کر جاناں

رسائی خشک زاہد دی نہیں اوتھے ہووندی ہرگز
درِ محبوب تے جانا تے لے کے چشمِ تَر جاناں

مِرے محبوب نے خبرے کدوں آونا اے وَل میرے
اُڈیکاں کردیاں ای کردیاں صآئم نے مر جاناں

محمد دا میلاد اے

میرے سوہنے محمد دا میلاد اے
دَردِ دِل اَج تے خوشیاں منا لَین دیہہ
ہوئی آمد اے نَبیاں دے سردار دِی
پھُل ہنجواں دے راہ وِچ وچھا لَین دیہہ

بَزم جہناں دِی اے آپ وِی آن گے
رحم ساڈے تے سرکار فرمان گے
دَردو غم سَب دے سَب دُور ہو جان گے
کملی والے نوں محفل چہ آلَین دیہہ

دیواں جِند جان تیرے توں سَب وار میں
تیری آمد توں محبوب بلہار میں
رُک تے جا میریا سوہنیا پَل دِی پَل
مینوں فریاد اپنی سُنا لین دیہہ

سَج گئے سارے گلیاں تے بازار اَج
ایتھے اَوناں غریباں دے غمخوار اَج
میرے محبوب رکھنا ایں اِس تے قدم
سیج دِل والی مینوں سجا لَین دیہہ

لَے کے سوہنے نُوں جد سِی حَلیمہ ٹُری
دِل تے ہَتھ رَکھ کے سوہنے دِی ماں آکھدی
خوش نصیبے توں لَے جائیں مِرے لال نوں
پَل دِی پَل ہور مینوں کھڈا لین دیہہ

اَے حلیمہ توں اَوندی تے جاندی رَہویں
میرے سوہنے نوں چھیتی ملاندی رَہویں
ایہدے ہاَسے دَا صَدقہ اُتارن لئی
ہار ہَنجواں دے مینوں بنا لَین دیہہ

کیوں منائیۓ ناں سوہنے دے میلاد نوں
اوہنے اوناں غریباں دِی اِمداد نوں
ایس صآئم دے درداں دِی ❁ یاد نوں
کملی والے دے رَوضے تے جا لَین دیہہ

فضاواں مسکراپیاں

محمد مصطفیٰ آئے فضاواں مُسکراپیاں
گھٹاواں نور برساون ہواواں مُسکراپیاں

ولادت ہُندیاں سوہنے نیں جد سجدے چہ سر رکھیا
خطا کاراں نوں چین آیا خطاواں مُسکراپیاں

جتھوں جتھوں دی لنگھدی جاوندی ڈاچی حلیمہؓ دی
اوہ راہواں بن گیاں جنت اوہ تھاواں مُسکراپیاں

تبسم آمنہؓ دے لال نے جس وقت فرمایا
ازل دیاں ساریاں رنگیں اداواں مُسکراپیاں

خلیل اللہ دے خواباں دی ہوئی تعبیر اج پوری
جو رو رو منگیاں سَن اوہ دُعاواں مُسکراپیاں

دُعا دے واسطے صآئم جدوں سوہنے نے ہتھ چائے
خُدا دیاں رحمتاں بن کے گھٹاواں مُسکراپیاں

محبوب مِرے آجا

محبوب مِرے آجا رو رو کے ناں مَر جاواں
ڈُب ہنجواں دے وِچ چلّیاں جے آویں تے تر جاواں

اِک تیرا دوارہ اِی دُکھیاں دَا سہَارا اے
دَر چھَڈ کے تیرا شاہا جاواں تے کِدھر جاواں

جی کردا زَیارت لئی ، رو رو کے کراں عرضاں
اَوقات میں پھر اپنی جَد ویکھاں تے ڈُر جاواں

اِیہہ مَن دا ہاں میں تیرے دِیدار دے قابل نہیں
مَولا تِری بَستی دَا دِیدار تے کر جاواں

معراج ہے بس ایہو اِس ہجر دے مارے دِی
سَرکار دے راہواں تے سر رَکھّ کے گزُر جاواں

غم تیرے چ محبوبا تھَم رو پئے کھجوراں دے
اِنسان ہاں میں کِیویں دُکھ ہجر دَا جَر جاواں

جی کردا اے صآئم دَا ہُن شعر ناں جوڑاں میں
سَب ورقے کتاباں دے بَس ہَنجواں تھیں بَھر جاواں

درداں دی دوا دینا

لجپال نبی میرے درداں دِی دوا دینا
جد وَقتِ نزع آوے دامن دِی ہَوا دینا

مَر چلّیاں ہاں رو رو کے، وِچّ ہِجر دے محبوبا
بے چَین نِگاہواں نوں دِیدار کرا دینا

دِل روندا اے جاندے نے جد لوک مدینے نوں
ہُن سانوں وی یا آقا دَربار وکھا دینا

سرکار دَی محفل وَچ جھولی ہاں وچھا بیٹھے
لَج رَکھ لوَیں لجپالا، خالی ناں اُٹھا دینا

خَیرات عطا کرنا سرکار دِی مَرضی اے
میرا تے بِس کَم اَیناں جھولی نوں وچھا دینا

صآئمؔ دِی تمنّا ایں رہواں آکے مدینے وِچ
خواہ طیبہ دے کُتیاں دے پیراں چ بٹھا دینا

آوِی جا سوہنیا

آوِی جا سوہنیا ، آوی جا سوہنیا
صَدقہ شَبّیرؓ سرکار دَا آوِی جا
واسطہ تَینوں تیری مسیحائی دَا
حال تک اَپنے بیمار دَا آوِی جا

غم دیاں بدلیاں ہر طرف چَھا گئیاں
رَہواں تک تک کے اکھیاں وی پتھرا گئیاں
یا حبیبِ خُدا اے مِرے دِلرُبا
بُھکھا عالم اے دیدار دَا آوِی جا

مُرتضائی تِری مُصطفائی تِری
تُوں خُدا تے ساری خُدائی تِری
تیرا وَسدا مَدینہ رہوے سوہنیا
صَدقہ طیبَہ دِی گُلزار دَا آوِی جا

وَاسطہ تَینوں زینبؑ دِی فریاد دَا
کرنا اِمداد ویلا اے اِمداد دَا
دُور کردے بَلا بہرِ مُشکل کُشا
صَدقہ حیدر دِی تَلوار دَا آوِی جا

پُھل زَخماں دے سارے سجا لَئے نے میں
ہار ہنجواں دے رو رو بنا لَئے نے میں
تیرے کمبل مُزمّل توں قُربان میں
جھنب کملی دی ہُن مار دا آوی جا

ٹُوں مِرا دِلرُبا ، ٹُوں مِرا آسرا
ہور کوئی وِی نہیں میرا تیرے سِوا
دے رہیا تیرا صآئم صدا تے صدا
وَاسطہ ربِّ ستار دَا آوِی جا

محبوب نوں آکھونی

اُجڑی نوں وسا جاوے ،لگ ی اں نوں نبھا جاوے
محبوب نوں آکھونی اِک وار تے آجاوے

ہُن دُکھڑے جُدائیاں دے میتھوں نہیں جرے جاندے
یا مینوں مِٹا جاوے ، یا دَرد مُکا جاوے

لَنگھ عُمر گئی میری سوہنے نوں اُڈیک دیاں
ہُن آخری ویلے تے دِیدار کرا جاوے

قُربان میں اُس توں جو گل کر کے مدینے دِی
اِک زَخم نوَاں میرے زَخماں تے لگا جاوے

بَس یار نے دُکھ میرے جو کول سَدا رہندے
کی کرناں ایں سُکھ جی ہڑا آوے تے چلا جاوے

محبوب دے غم اتوں ہر غَم نُوں میں وَار دیاں
محبوب دا غم آکے ، ہر غم نوں بُھلا جاوے

صآئم دے وظیفے لئی سوہنے دا ہے ناں کافی
محبوب دا نام لیاں ہو دُور بَلا جاوے

بہار سوہنا آگیا

ساریاں رسولاں دا سنگھار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

ہَتھ نے یداللہ اوہدے لباں تے قُرآن ایں
اوہدے نال سَج گیا سارا اِی جہان ایں
فَرش اُتّے عَرش دَا وقار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

آپ رہ کے بُھکھے جھنے جگ نوں رجاؤنا ایں
ساڈے جہیاں کوہجیاں نوں گل نال لاؤنا ایں
ٹُٹیاں اوہ دِلاں دا قرار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

لَجپال نبی سوہنا لگیاں نبھائے گا
دھکّے کھان والیاں نوں سِینے نال لائے گا
وَنڈ دا یتیماں نوں پیار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

صَدقہ حبیب دے میلاد دَا لُٹاندا اے
مَنگتیاں دِی جھولی اللہ پاک بھری جاندا اے
جھولیاں لئو تُسیں وِی کھلار سوہنا آگیا
چبن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

عِید اَج عاشقِ رسول پئے مناندے نے
جھلّے ایویں گھر بیٹھے کئی سَڑی جاندے نے
بن کے ایمان دا مَعیار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہَار سوہنا آگیا

صآئم اوہدی یاد بیڑا پار کر گئی اے
ہنجواں دے نال میری جھولی بھر گئی اے
اَکھّاں اَگے اوس دا دیار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہَار سوہنا آگیا

خیر پا دین گے

کملی والے جے ہویا نہ تیرا کرم
غم جدائیاں دے مینوں جلا دین گے
خیر ملیا جے نہ تیرے دربار توں
تیرے منگتے ایہہ کِتھے صدا دین گے

شاہا مالک ایں ہر اِک خزانے دا توں
مان رکھناں ایں اپنے بگانے دا توں
جھولیاں بھردے سخیا غریباں دیاں
تیرے دستِ کرم نوُں دُعا دین گے

کیوں ڈراں میں طُوفاناں دے گھیرے دیوچ
چن عربی چڑھے گا ہنیرے دے وچ
رحم دِل نے بڑے ای میرے مُصطفیٰ
پُور بنّے غریباں دا لا دین گے

ایہہ تے منیاں کہ مجرم ہاں سب توں بڑا
پرناں مُنکر نکیراں توں مینوں ڈرا
نام لیوا ہاں نبیاں دے سردار دا
کیویں مینوں فرشتے سزا دین گے

کاہدا محشر تے محشر دی سختی دا ڈر
اتھے گل نہ حساباں کتاباں دی کر
جیہڑے دُنیا دے وچہ کم آئے سدا
کیویں محشر چہ تینوں بُھلا دین گے

ساری دُنیا دے مالک نبی آپ نے
سارے سخیاں دے داتا سخی آپ نے
خُود بُلا گداواں نوں دربار تے
کیویں خالی اوہ دَر توں اُٹھا دین گے

لائی رکھ تاہنگاں صآئم مدینے دیاں
عرشِ اعظم تے جنّت دے زینے دیاں
اِک نہ اِک روز تے رحم آجائے گا
اِک نہ اِک دِن تے اوہ خیر پا دین گے

نہ رہناں بادشہ کوئی

نہ رہناں بادشہ کوئی تے ناں کوئی گدا رہناں
مگر لنگر مِرے محبوب دا چلدا سدا رہناں

کِسے دے روکیاں رُکدے کدوں عاشق محمد دے
اَساں محبوب دے ناں توں سدا ہُندیاں فِدا رہناں

کئی سُلطان آئے آکے آخر ٹُر گئے ایتھوں
مِرے سُلطان دا جھنڈا ہمیشہ جُھلّدا رہناں

گُنہگارا! تِری بخشش دا بس اِکّو طریقہ اے
رسولِ پاک دے دربار تے گھلدے صدا رہناں

مدینے والیا تیرا مدینہ حشر تک وَسّے
مدینے پاک دی وچہ قبر دے گھلدے ہوا رہناں

رہوے قائم سدا تختِ رسالت آپ دا آقا
گھڑی پل میریاں اکھّاں دیوِچ سرکار آ رہناں

مِنَ اللہ آکھ کے صآئم مَعَ اللہ آپ اَکھوایا
خُدا خُود چاہوندا نئیں یار دے کولوں جدا رہناں

یاراں دے کم آگئے

کملی والے میں صدقے تیری یاد توں
آکے جو بیقراراں دے کم آگئے
ایسی باغِ مدینہ چوں اُٹھی مہک کئیاں
دُکھیاں لاچاراں دے کم آگئے

اپنے مُقدّر دی ہُندی اے گل
آئیاں دائیاں تے بڑیا سی مکّے دیوَل
جِسدی ڈاچی قدم دی نہ سکدی سی چل
عرش دے شہسواراں دے دے کم آگئے

شان صدیق فاروق دا کی دساں
کیتا اللہ نے جنہاں دا اچا نشاں
سبز گنبد دے اندر جو بچ دی سی تھاں
کملی والے دے یاراں دے کم آ گئی

لین خوشبوئے زُلفِ حبیب خدا
آئی جنت دے وچوں سی باد صبا
چھو کے لنگھی جدوں گیسوئے مصطفیٰ
جاندی جاندی بہاراں دے کم آ گئی

اوندی عملاں دے ولوں سی صائم شرم
رکھ لیا کملی والے نے ساڈا بھرم
دن قیامت دے سوہنے دی نظر کرم
میرے جئے عیب کاراں دے کم آ گئی

چَل پَوِ مدینے

چَل پَوِ مدینے دِلا جھولی نوں پھیلا کے
رَاہواں وِچ روندا جاویں رَاہواں نوں روا کے

جالیاں نوں چُم چُم لیکھاں نوں سنوار لے
ہِجر وِچ سَڑیاں ہوئیاں اَکھیاں نوں ٹھار لے
آویں نال توں پھیر اوتھوں اِکواری جا کے
چَل پَوِ مدینے دِلا جھولی نوں پھیلا کے

پُچھ لَے حدیث کولوں پُچھ لے قُرآن توں
گلیاں مدینے دِیاں وَدّھ نے جنان توں
پِھر دا سِی یار جِتھے رُوپ نوں وَٹا کے
چَل پَوِ مدینے دِلا جھولی نوں پھیلا کے

آن کے فرشتے جِتھے گردناں جُھکاوندے
پیر بنا کے سِر دے وَلی جِتھے آوندے
گل کرے رَب جیہدی قسماں اُٹھا کے
چَل پو مدینے دِلا جھولی نوں پھیلا کے

اونھے ای صدیقؓ عمرؓ اوتھے مصطفیٰ اے
اوتھے ای خُدائی ساری اوتھے ای خُدا اے
جُھکیا اے عرش اکھاں روضے ولے لا کے
چَل پو مدینے دِلا جھولی نوں پھیلا کے

سِل دِیاں سِکّاں صآئم پھیر ہین لھندیاں
گل وِچ پلّا ہووے اَکھاں ہون وہندیاں
سوہنے نوں سلام آکھاں اتھرو بہا کے
چَل پو مدینے دِلا جھولی نوں پھیلا کے

ہِجر دا ماہیا

ہُن شاماں ڈھلیاں نے
سوہنے دی اُڈیک اَندر پیّاں روندیاں گلیاں نے

اَے بدبو سَون دِیو
ہُن وَرہنو بس وِی کرو میرے یار نوں اَون دیو

پھیر جَم جَم وَرہیو جے
یار نوں روکن لئی پھیر بَس نہ کریئو جے

سانوں غم نے ڈراؤنا کی
یار جے گر آوے مُڑ موت نے آؤنا کی

اَتھرو نئیں سُک سکدے
غم جھنوں سَجناں دا اوہدے غم نہیں مُک سکدے

دُکھ دُنیا نوں کی دَسناں
ٹُر جائے یار جیہدا اُس تتڑی نے کی ہَسّناں

غم دِل نوں کھاندا اے
رُس جائے یار جیہدا اوہدا رَب رُس جاندا اے

پھَٹ سُتے ہوِئے جاگ پئے
یار جیئے نئیں اَونا وِچ بھٹھی دے سہاگ پئے

پئیاں بُونداں برَسدیاں
سجناں دِی دید لئی پئیاں راہواں ترَس دیان

اَج نبض پئی رُکدی اے
سجناں میں مُک چلیاں تیری تاہنگ ناں مُکدی اے

اوہنوں پل پل ڈر آوے
دَرداں دی ماری دا جیہدا کونت ناں گھر آوے

بے تاب ناں ہویا کر
ناں جگ نوں روا صآئم لُک لُک کے رویا کر

گل تیرے بنایاں بن دی اے

ناں دُکھڑے سُنایاں بن دی اے
ناں سیس جُھکایاں بن دی اے
اے محبوباں دیا محبوبا گل تیرے بنایاں بن دی اے

ایتھے گل اِک جلوہ ویکھن دی
اوتھے دو طرفہ دیداراں دی
اوہ طُور اُتے گل نہیں بن دی جو عرش تے جایاں بن دی اے

ایہہ منیاں حضرت عیسیٰ وی
انّھیاں نوں بینائی دیندے سن
پر اَکھ نِکلی ہوئی سوہنے دے لب پاک دے لایاں بن دی اے

سب سجن میں ازما لئی نے
ہر پاسیوں دھکے کھا لئی نے
اے عرش تے جاون والڑیا گل تیرے ای آیاں بن دی اے

گئی حدوں وَدھ بیماری اے
ہُن وقت نزع دا طاری اے
وگڑی ہوئی قسمت آخر تے تیرے مُکھ دِکھلایاں بن دی اے

صآئم نے رو رو ویکھ لیا
اکھیاں نوں دھو دھو ویکھ لیا
پر آقا ٹکٹ مدینے دی ترِے آپ بلایاں بن دی اے

مدنی ماہیا

محبوب دا میلہ اے
محفل نوں سجا رکھیو اوہدے اون دا ویلا اے

کجھ ہار بنا رکھنا
موتی ہنجواں دے پلکاں تے سجا رکھنا

مہکی نہیں فضا آپے
چُم کے زُلف اوہدی آئی اے ہوا جا پے

کم لے لے نگا ہواں توں
صدقے کر نظر اں محبوب دے را ہواں توں

محفل نوں رنگ جا وے
اکوار جے اج سوہنا ایتھوں دی لنگھ جا وے

کجھ ہور نہیں چاہی دا
مُکھڑا وکھا دے ربّا اَج مدنی ماہی

اَج رون دا مُل پانا
پیر ہی پلکاں تے بھاویں رکھ کے گذر جا نا

اج اکھیاں ناں لاؤنا
صائمؔ جہدی محفل ہے او ہنے آپ وی اج اونا

دو گھڑیاں کملی والڑیا

دو گھڑ یاں کملی وا لڑیا مِرے گھر وَل جھاتی پا ؤندا جا
گُھنڈ چک مکھڑے توں زُلفاں دا مِرے سُتے لیکھ جگا وندا جا

جے اُنج دیدار کراؤنا نہیں جے رُخ توں پردہ چاؤنا نہیں
وچ خواب دے آجا پل دی پل ایناں تے کرم فر ما ؤنداجا

ربّ جا نے کدا وہ آون گے کد میرے درد مکاون گے
آراہیا طیبہ پاک دیا کوئی یار دی خبر سناؤندا جا

گل دس سو ہنے دیاں گلیاں دی جتھے گردن جھکدی و لیا ندی
مِرے دِل وچہ عشق دی اگ وا لے کجھ بھا نبڑ ہور مچا ؤندا جا

آر اہیا صدقے جا واں میں تِری سوہنیا خیر مناواں میں
میں موت دے منہ ول جا ندا ہاں توں میرے ولے اوندا جا

نا ں لمیاں آساں رکھ صائم توں لائق نہیں سرکاراں دے
بس لِکھ لِکھ نعتاں رات دِنے سوہنے دی یاد مناوندا جا

محبوبِ خُدا آجا

نبیاں دے نبی آجا ، محبوبِ خُدا آجا
میں تیریاں راہواں توں ہو جاواں فِدا آجا

اوکھی اے گھڑی آئی سرکا ر دی اُمّت تے
وگڑی اے زمانے دی محبوب ہوا آجا

مُنہ کر کے مدینے ول منگتے نے کھڑے شاہا
سخیاں دے سخی آجا ،اے گنجِ سخا آجا

بے چین زمانے نوں حالات نے کر چھڈ یا
شبّیر دے صدقے تھیں اُمّت نوں بچا آجا

ہر پاسیوں گھیر لیا قسمت دے ہنیرے نے
اَے مہرِ مُبیں آجا اَے ماہِ لقا آجا

جے دیر اجے ہووے سرکار دے آون وِچ
سرکار دی چُم جالی طیبہ دی ہوا آجا

غم درد جُدائیاں دے رو رو کے وی نہیں مُکدے
صآئم دے شہا آکے ہُن درد مُکا آجا

ہرطرف بہاراں نے

ہر طرف بہاراں نے ہرطرف اُجالے نے
دُنیا نوں وسا چھڈ یا مِرے کملی والے نے

دِن حشر دے ڈَھک لینا ہر مُجرم و عاصی نوں
سرکارِ مدینہ دی رحمت دے دو شالے نے

مُجرم ساں بڑا بھارا دن حَشر دے میں سب توں
دوزخ توں بچا چھڈ یا اُہدے ناں دے حوالے نے

منہ کالا ساں مَیں دفتر عملاں دا وی کالا سی
مُنہ کالے دی لج رکھّ لئی اوہدے کمبل کالے نے

کس نال مثال دیاں اوہدے شہر مدینے دی
ذرّے وی مدینے دے دُنیا توں نرالے نے

جِند جان نُوں وار دیاں سرکار دی یاد اُتّوں
دُکھ درد زمانے دے اوہدی یاد نے ٹالے نے

اوہناں دے مزاراں تے اَنوار دَا مِینہ وسنا
دِیوے جہناں محفل وِچ اُہدی یاد دے بالے نے

سرکار دا غم صآئم دُنیا توں لکاؤندا ساں
اس راز نُوں کھول دِتّا ہنجواں دے اُچھالے نے

نظر کرم دی کر جانا

کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا
خالی جھولیاں سب دیاں شاہا بَھر جانا

یار دی بزم سجا کے جیہڑے بیٹھے نے
طیبہ وَل جو نظراں لا کے بیٹھے نے
اَج اوہناں دی آس دَا بیڑا ترَ جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

روک لے عقل نوں پیار دی حد ناں لنگھی جَا
عِشق نبی دَا اللہ کولوں منَگی جا
عِشق نے جِتناں عقلاں والیاں ہر جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

اَکھّیاں دا دروازہ ڈھو کے ویکھ تے سہی
پاک نبی دی یاد چہ رو کے ویکھ تے سہی
ٹھنڈ اَکھّیاں نوں پَینی سی نہ ٹھَر جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

اوہ شبّیر دے جھنڈے تھلّے آون گے
رَبّ دے کولوں نویں حیاتی پاون گے
پڑھ دیاں سُن دیاں نعت جہناں نے مَر جانا
کملی والیا نظر کرم دِی کر جانا

صآئم تے اِحسَان کریماں تیرے نے
ہُن ایہو اَرمَان اخِیری میرے نے
وَقت نِزع دے ہَتھّ سِینے تے دَھر جانا
کملی وَالیا نظر کرم دی کر جانا

سرکار دے در اُتّے

جِیون دا مَزہ تاں ایں اِک اَیسی گھڑی ہووے
سرکار دا در ہووے ہنجواں دی لڑی ہووے

سوہنہ حشر دے مالک دی ،اوہنوں حشر دا ڈر کوئی نہیں
شبّیر دے نانے نے بانہہ جِس دی پھڑی ہووے

سَپ لڑ دا تے لَڑ جاوے اوہنوں زہر نہیں چڑھ سکدا
مَا ذَاغ نگاہواں تھیں اکھ جِس دی لَڑی ہووے

ناں آکھ کدی سکدوں اپنے جہیا سوہنے نوں
وَالفَجر دی سورت جے مُلّاں توں پڑھی ہووے

اَنصاری دے گھر لاگے ، گھر بنناسی سوہنے دا
محبوب دی ڈاچی کیوں وِچ راہ دے کھڑی ہووے

عاماں دی نہیں گل کردا نبیاں چوں وکھا کوئی
جہدی عرش تے اَسواری بِن اُس دے چڑھی ہووے

طیبہَ دِی زَمیں ورگی ، دَھرتی نہ کوئی صآئمؔ
ہیرے دی کنی بھاویں تھاں تھاں تے جڑی ہووے

سوہنے دے در دے ذرّے

سوہنے دے دَر دے ذرّے بَدرو ہلال بن گئے
قدماں نُوں چُم کے روڑے ہِیرے تے لال بن گئے

جہناں تے پیّاں نظراں ربّ دے حبیب دیاں
مَدنی کریم دیاں جگ دے طبیب دِیاں
حضرت اویسؓ بن گئے حضرت بلالؓ بن گئے

حُسنِ کمال کولوں شَانِ جمال کولوں
منگیا اے خَیر جنہاں نے میرے لجپال کولوں
اوہ وِی سُلطان بن گئے اوہ وِی لجپال بن گئے

کعبے دا نور اُجالا جالی حضور دی اے
عَرشاں توں اَرفَع اعلیٰ جالی حضور دی اے
جالی نوں چُمن والے غَوث و اَبدال بن گئے

مُرسل غلام سارے میرے حضور دے نے
جگ تے نظارے سارے اوسے دے نور دے نے
بَدُّو صحابی اُہدیاں نظراں دے نال بن گئے

لَفظاں تے مُہراں لگیاں بولن دی جاچ بھُل گئی
اوتھے زبان تائیں کھولن دی جاچ بھُل گئی
جاکے مدینے اتھّرو میرے سوال بن گئے

طیبہ دِی یاد آکے سِینہ جلائی جاوے
جھلّی ناں میرے کولوں لمّی جُدائی جاوے
صآئم جُدائیاں اندر گھڑیاں دے سال بن گئے

سوہنا آیا تے جہان سارا سج دا گیا

سوہنا آیا تے جہان سارا سج دا گیا
بھکھا جتھے وی سی کوئی اوتھے رج دا گیا

آیا آمنہ دا لال لیکے رحمتاں نوں نال
بوہا کافراں دے کفر والا وج دا گیا

لایا منکراں نے زور پایا جنہاں بوہتا شور
اوہدے نام دا نقارہ ہور وج دا گیا

رکھے پیر جھڑی تھاں کرے کملی دی چھاں
عیب ساڈے جہیاں عاصیاں دے کج دا گیا

کفر ہندا گیا زیر اوہدا علی مولا شیر
جیہڑے پاسے وی میدان وچ گجّ دا گیا

صآئم عاصی نے ضرور صدا کیتے سی قصور
لجپال مان رکھدا بے لج دا گیا

میں پا کے کفنی

میں پا کے کفنی مدینے جانواں نہ فیر آواں کرو دُعاواں
جھکا کے گردن نبی دے در تے نہ فیر اٹھاواں کو دُعاواں

جے در تے سدن حبیب میرے تے جاگ اُٹھن نصیب میرے
جاں ہووے روضہ قریب میرے میں سر جھکاواں کرو دُعاواں

کی راز دل دے کسے تے کھولاں میں اتھرو ڈوہلاں تے کجھ نہ بولاں
طبیب اپنے نوں زخم دل دے میں جا وکھاواں کرو دُعاواں

ملے جے پیغام تاجور دا میں جاواں راہواں چ سجدے کردا
غبار لے کے نبی دے در دا اکھاں چ پاواں کرو دُعاواں

میں لیندا سوہنے دا نام جاواں تے پڑھدا صائمؔ سلام جاواں
جتھے سی پھر دا حبیب رب دا اوہ ویکھاں تھاواں کرو دُعاواں

سرکار توں منگدے

شرماؤندے او کیوں طیبہ دی سرکار توں منگدے
جَد سارے نبی نبیاں دے سَردار توں منگدے

فارُوق دی عَظمت نوں گھٹا کیویں سَکیں گا
سَرکار جنہوں آپ نے ستّار توں منگدے

چل ویکھ گداواں تے فقیراں چہ کھلو کے
شہ میرے شہنشاہ دے دربار توں منگدے

خورشید ، ضیاء ، بجلی ، چمک ، بارشاں بدّل
سرکار دے رُخسار دی چمکار توں منگدے

جِس غار چ صدّیق شفا ڈنگ توں سی پائی
بیمار شفا اَج وی نے اُس غار توں منگدے

مہکاؤندی گلاباں نوں سَدا جِس دی اے خُو شبو
تارے نے چمک زُلف دی اُس تار توں منگدے

مِعراج دی شب راہ چ نبی سارے کھلو کے
خَیرات سی بُرّاق دے اَسوار توں منگدے

دیندا اے خُدا اوہناں تے سب کھول خزانے
جھولی نوں وِچھا کے جو اُہدے یار توں من گدے

اَکھ منگی قتادہ نے تے جنت وی ملی سی
مل جاندا اے کجھ ہور وی غم خوار توں منگدے

اوہناں نوں کدی کُجھ وی نہ اللہ توں اے ملناں
صآئم جو نئیں قاسم و مختار توں منگدے

کملی والے نے

دو جگ تائیں آن وسایا کملی والے نے
ایہہ دُنیا دا باغ سجایا کملی والے نے

کملی والے دی محفل وِچ اوہ آئے عُشّاق
جیہناں نوں ہے آپ بُلایا کملی والے نے

مَدنی آقا توں میں ربّ نوں سَمجھاں کِویں جُدا
بندیاں تائیں ربّ مِلایا کملی والے نے

روشنیاں تے ایہہ خوشبواں دس رہیاں نے صاف
ساڈے گھر وِچ پھیرا پایا کملی والے نے

کرم اُہدے دی ہور کی دیواں اِس توں وَدھ مثال
ساڈے ورگیاں نوں گل لایا کملی والے نے

ٹھیڈے کھاون والیاں تائیں دِتّا تخت بِٹھا
ڈِگیاں تائیں آپ اُٹھایا کملی والے نے

دُنیا دے وِچ جنت دِتی اوہدے ناویں لا
جِس نوں روضہ پاک وکھایا کملی والے نے

میرے کول ہنیرے صآئم کدی نہیں سکدے آ
میرے دِل وِچ چانن لایا کملی والے نے

میلاد کری جا

دِل شَاد تے گھر اپنا تُوں آباد کری جَا
گھر اپنے چ سرکار دا میلاد کری جا

رَبّ آکھے میں گھل یار نُوں احسان ہے کیتا
مومن ایں تے احسانِ خُدا یاد کری جا

تینوں کیہ پریشان کوئی ہُندا تے ہووے
سُن نعت نبی اپنا تُوں دِل شاد کری جا

جے چاہویں کہ اِمداد مِلے اللہ دی تینوں
سرکار دے عشّاق دی اِمداد کری جا

طُوفان چ پھس گئی اے مُقدّر دی جے بیڑی
بچ جائیں گا رُخ جانبِ بغداد کری جا

ہو دُور تِرے جان گے دُکھ درد تمامی
دَربارِ علی مَولا تے فَریاد کری جا

محبوب دے اَنوار دے اَذ کار تھیں صآئم
اَنداز نویں نعت دے ایجاد کری جا

خالی رہوے نہ دامن

خالی رہوے نہ دامن مولا کسے گدا دا
سانوں وی ہن وکھا دے دربار مصطفیٰ دا

نھیرے دے وچہ سی دُنیا رہندا سدا ہنھیرا
دُنیا تے جے نہ چڑھدا چن پاک آمنہ دا

منہ کرکے ول مدینے آکھو اے مصطفیٰ نوں
آقا کرم دا ویلہ ویلہ اے دُعا دا

اِنج لگدا آرہی اے محبوب دی سواری
ہُلہ جو آرہیا اے مہکاں بھری ہوا دا

اُمت تے رحم کردے آقا مدینے والے
محبوب واسطہ ای سُلطانِ کربلا دا

اکھ وی عطا سی کیتی جنت وی بخش دِتی
جد ڈھیلا پھڑھ کے ہتھ وچ منگی سی اَکھ قتادہ

صآئم بدل گیا سی اوہدی رضا تے قبلہ
اللہ ہے اوہو کردا جو یار دا اِرادہ

ساڈے وَل سوہنیا

پھیرا کدی پاَویں سَاڈے وَلّ سوہنیا
بن جاوے عاصیاں دی گل سوہنیا

جانشین خاص ایں تُوں اللہ پاک دا
تیرے کول مُشکلاں دا حَلّ سوہنیا

پڑھیئے درُود جدوں تیری ذات تے
رحمتاں دی آوندی اے چھل سوہنیا

ساڈے جہیاں جھلیاں نُوں بناں آپد ے
ہَور کہیڑا سکدا اے جھل سوہنیا

غَوث اَقطاب وَلی بنے جگ دے
بُوہا جنہاں لیا تیرا مَلّ سوہنیا

تیریاں بیماراں دا خَراب حال اے
وَا دیہہ مدینے وَلّوں گھلّ سوہنیا

صآئم اُتے کرم کریں لیکھاں ایس نُوں
کیتا اے اُتھّل تے پتّھل سوہنیا

کرداہاں میں دُعاواں

کردا ہاں میں دُعاواں کردا ہاں میں دُعاواں
طیبہ نگر نوں جا کے واپس نہ پھیر آواں

منگو دُعا تُسیں وِی میری وِی وار آوے
مینوں وِی میرا آقا دربار تے بلاوے
جُھکدے نے جتھے قدسی دیکھاں اوہ میں وِی تھاواں
کردا ہاں میں دُعاواں

دربارِ مصطفی تے گردن کدی نوا کے
روضے نبی دے گردے چکر کئی لگا کے
سُتے مقدراں نوں رو رو کے میں جگاواں
کردا ہاں میں دُعاواں

اللہ اوہ دِن لیاوے چلئے مدینے سارے
پُر نور جالیاں دے جا دیکھئے نظارے
ٹھنڈیاں نے جتھے چھاواں پُر کیف نے فضاواں
کردا ہاں میں دُعاواں

صدقے جہناں دے سارے گلشن مہک رہے نے
جہناں دی یاد اندر پنچھی چہک رہے نے
اوہناں نوں جا سنایئے دُکھ درد ہَوکے ہاواں
کردا ہاں میں دُعاواں

طیبہ نگر دے والی فریاد سُن لے میری
لوکاں دے لکھ سہارے صآئمؔ نوں آس تیری
بہرِ شہید کربل میرا وی بولے ناواں
کردا ہاں میں دُعاواں

حلیمہؓ دا دُلارا آیا

پا کے گُھنڈ میم دا مُکھڑے تے پیارا آیا
نُور خالق دا حلیمہؓ دا دُلارا آیا

آگیا باپ یتیماں دا محمد سوہنا
عاصیو! خُوشیاں مناؤ کہ سہارا آیا

جُھکیا جنت دا اے سر عرش وِی نیںواں ہویا
دیکھ دھرتی دا بُلندی تے ستارا آیا

اِک تجلّی نے جہیدی طُور دا سُرمہ کیتا
اوہو مُڑ مکّے دے وِچ جلوہ دوبارہ آیا

جھنڈا کعبے تے سی جبریل نے لایا آ کے
آمنہؓ پاک دی جد اَکھیاں دا تارا آیا

چن سُورج دا پیا حُسن سی پھِکا صآئم
کملی والے دا نظر جاں سی نظارا آیا

میرا سوہنا عربی ڈھول

میرا سوہنا عربی ڈھول
ہر دم رہندا میرے کول

وِچ دِلاں دے اُتّر جاندے
اوہدے مِٹھڑے مِٹھڑے بول

ہَتھ جِہناں تے پاک نبی دا
اوہ نہیں کدی وی سکدے ڈول

جے ناں سوہنا پردے پَوندا
کُھل جَاندے سَب میرے پول

جے تُوں نعت نبیؐ دی پڑھنی
رَبّ دِی پاک کِتابؒ نُوں کھول

مَدح سَراہاں یار تِرے دا
یَارَبُ میرے عَیب ناں پھول

صآئم اُس دَربار تے جا کے
بول ناں بَیٹھیں اُچّا بول

نہ ملدی شفاء اوہ

نہ ملدی شفاء اوہ دواواں دے کولوں
جو ملدی نبی دے گداواں دے کولوں

جو اِسمِ محمد دا کردا وظیفہ
اوہ بچ جاوناں سب سزاواں دے کولوں

کدوں میرے آقا دا پیغام آوناں
میں پچھدا ہاں رہندا ہواواں دے کولوں

جُھکا دیویں گردن درِ پنجتن تے
جے محفوظ رہنا بلاواں دے کولوں

ایہہ کلمہ وی پڑھدے تے ہمسر وی بن دے
بچاوے خُدا بے وفاواں دے کولوں

جا خیمے سڑے گُم لیا خیمیاں دا
نبی زادیاں نے رِداواں دے کولوں

نواں درد صآئمؔ مِلے عاشقاں نوں
میری درد بھجیاں صداواں دے کولوں

مناقب

تاجدار زندہ

مَر گئے جنھاں دے اوہو ای کہن مر گئے ساڈا ہے ہر اِک تاجدار زِندہ
ساڈا نبی زندہ ساڈے ولی زندہ ہر مزار زندہ ہر دربار زندہ

داتا صاحب زِندہ باوا صاحب زِندہ ہے بغداد وچہ غوث سرکار زندہ
زندہ حسن تے حضرت حسین زِندہ ہر شہید تے اللہ دا یار زندہ

مولا علی زِندہ مہر علی زندہ شمس پیر سیال دِلدار زندہ
مُعین الدّین زِندہ قُطب الدین زِندہ صابر پاک نظام سچیار زِندہ

نوشاہ پیر زِندہ دستگیر زِندہ باہو پیر اے عالی وقار زِندہ
نقشبند زِندہ مجدّد پاک زِندہ علی پُور دا ماہِ انوار زِندہ

زِندہ شیر ربّانی تے لاثانی چورے پاک دا اے مستوار زِندہ
زِندہ کو ٹلے والا امیر ساڈا سارے ولیاں دا پاک کردار زِندہ

محمد علی شاہ سوہنا اے پیر زندہ چشتی صابری و گُلزار زِندہ
سیّد پیر محمد شریف زِندہ تاج والا اے صاحب اسرار زِندہ

اعلیٰ حضرت بریلی دا شاہ زِندہ اِک اِک لفظ اوہدا تابدار زندہ
اِٹ اِٹ دسے جامعہ رضویہ دی ہے سردار زِندہ ہے سردار زِندہ

میراں بھیکھ زندہ بھیکھ دین والا بُلھے شاہ اے حُسنِ بہار زندہ
صآئم ولیاں دی گل تے اِک پاسے رہن ولیاں دے خدمت گُزار زِندہ

داستانِ اَلم

داستانِ اَلم سُن کے شبّیر دی
درد لوں لوں تے چُھریاں چلاوندا رہیا
او ہدے لاشے تے گھوڑے دوڑائے گئے
سارا دِن جیہڑا لاشے اُٹھاوندا رہیا

درد سیّد دا کیویں بیاں کر لواں
غم چہ ڈُبی جُدائیاں دی گل کی کراں
لاشے صُغرا دے ویراں دے دفناوٗندیاں
چیتا مُڑ مُڑ کے صُغرا دا آوَندا رہیا

داغ لگنے ناں نانے دی دستار نوں
سُرخی لگے شہا دت دے رُخسار توں
اکھ پا کے تدھے موت دی اکھ وچ
سیّد کربلا مُسکرؤندا رہیا

تیر وررھدے علی دے نگینے تے سی
زخم نالے بہتراں ۷۲ دا سینے تے سی
خون اصغر دا چہرے تے مَلنا پیا
پھر وی لگیاں نوں سیّد نبھاوندا رہیا

یاد کرتے سہی اوہدے احسان نوں
جہنے اُمت دے لئی واریا جان نوں
عیب تولن لئی جو ہر گنہگار دے
خون بچیاں دا پلڑے چہ پو ندا رہیا

میرا رو ندا اے دِل مینوں رون دیو

سُرخ ہنجواں دی برسات ہوون دیو

اوہدے درداں نوں صَائمؔ چھپاوے کویں

جیہدے جبریل نوحے سُناوٗندا رہیا

پیاروں سے پیار کرتے رہو

رسول پاک کے پیاروں سے پیار کرتے رہو
زمیں کے چاند ستاروں سے پیار کرتے رہو

رُخِ حبیب زیارت گہہ صحابہ تھا
نظر نواز نظاروں سے پیار کرتے رہو

رچی ہے دین کے گلشن میں بوئے خوں جن کی
ہمیشہ ایسی بہاروں سے پیار کرتے رہو

بنایا مالک جنت ہے جن کو دنیا میں
خُدا کے یار کے یاروں سے پیار کرتے رہو

کٹے جو کرب و بلا میں فقط خُدا کے لئے
دِل بتول کے پاروں سے پیار کرتے رہو

متاعِ دیدہ و دِل وقفِ مصطفیٰ کر کے
نبی کے عِشق کے ماروں سے پیار کرتے رہو

بہائے جو تھے صحابہ نے بہرِ دیں صائمؔ
عظیم خون کے دھاروں سے پیار کرتے رہو

جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا

کرم کا مخزن سخا کا مرکز عطا سراپا جنابِ زہرا
نبی کی صورت نبی کی سیرت نبی کا نقشہ جنابِ زہرا

رسولِ اعظم کی پیاری دختر شہید اعظم کی پاک مادر
جنابِ شیر خدا کی بانو جناں کی ملکہ جنابِ زہرا

سراپا رحمت سراپا راحت سراپا عفت سراپا عصمت
رسولِ اکرم کے دل کی ٹھنڈک بتول و عذرا جنابِ زہرا

ہے غیر ممکن کہ اُس کے در سے کوئی سوالی بھی آئے خالی
قسیم جنت قسیم کوثر قسیم دُنیا جنابِ زہرا

تمام حوریں کنیزیں اُن کی غلام اُن کے سبھی فرشتے
مگر چلاتی ہیں خود ہی چکی کرم کا دریا جنابِ زہرا

فدا ہے صآئم غلام اُن پر درُود اُن پر سلام اُن پر
ہیں میرا دونوں جہاں میں واللہ فقط سہارا جنابِ زہرا

جیہدا پنجتن نال پیار نئیں

جیہدا پنجتن نال پیار نہیں ، اوہدے کلمے دا اعتبار نہیں
جیہدے کلمے دا اعتبار نہیں اوہدا موموناں وچہ شمار نہیں

لکھ وار توحیدی بن دا رہو، لکھ سِر سجدے وچ بھن دا رہو
جے دُشمن آل رسول دا ایں ترے سجدے کسے وی کار نہیں

کیوں ویری نبی دے گھر دا ایں کیوں پنج تن، تن پنج کر دا ایں
پنجتن دے باہجھ وسیلے دے ، ربّ من دا اَستغفار نہیں

جَد وقت آدم تے آیا سی، پنجتن دا وسیلہ پایا سی
توں پُتر کاہدا ایں آدم دا ، جے باپ دا تابعدار نہیں

پنجتن دی غُلامی کردا رہو ، شاہواں دی سلامی بھر دا رہو
در ربّ در ہے پنجتن دا کوئی اِس توں ودھ دربار نہیں

من دِلوں بجانوں ایہہ پنجتن ، نبی ، زہرا ، علی ، حُسین ، حَسن
نویں پنجتن پاک توں لبھدا ایں ، ایہہ مومن دا کردار نہیں

پنجتن صآئم نورانی نے ، دو عالم وچہ لاثانی نے
ایہناں پنجاں ورگا پیدا ای ، کوئی کیتا رب غفار نہیں

جیہڑا چونہہ یاراں دا یار نہیں

جیہڑا چونہہ یاراں دا یار نہیں ، اوہ نبی دا تابعدار نہیں
جیہڑا نبی دا تابعدار نہیں، اوہدا ہونا بیڑا پار نہیں

جو دُشمن نبی دے یاراں دا ، اسلام دیاں شہکاراں دا
لکھ مومن بن بن پیا دسّے ، اوہ جنت دا حق دار نہیں

اصحاب تے اللہ راضی اے ، قرآن گواہ تے قاضی اے
قرآن دا فیصلہ چھڈ دیناں، ایہہ موموناں والی کار نہیں

اِک دُوجے دے سب ہین ولی ، صدیق ، عمر، عثمان ، علی
اوہ علی دا کجھ ناں لگدا اے ، جہنوں نال صدیق دے پیار نہیں

اُہدی آل تے جان نثار کرو ، اُہدے یاراں نال پیار کرو
جہدے ورگا اوگنہاراں دا ، ہمدرد نہیں غمخوار نہیں

رکھ یار دے قدماں دے وچہ سِر، سُتے نے جتھے صدیق و عمر
اُس تھاں توں ودھ کوئی جنت نہیں ، کوئی ایسا گُلشن زار نہیں

اَسیں من دے خاصاں عاماں نوں ،محبوب دے کل غلاماں نوں
ساڈی فتح اے صآئم ہر پاسے ، سانوں کسے وی پاسیوں ہار نہیں

شبیر تیرے غم توں

جی کردا اے درداں نوں دُنیا تے کھلار دیاں
شبیرؑ! تِرے غم توں دُنیا دے واردیاں

شبیرؑ دے لوں لوں تے چھُریاں سن چل رہیاں
گھر زہراؑ دے وسّدے نوں ہتھیں جندرے ماردیاں

مقصود سی بس ایہو حیدر دے دُلارے دا
خون اپنے تھیں نانے دے گلشن نوں نکھاردیاں

رَبّ جانے کی سیّد دی ہمشیر تے وَرت گیاں
سِر رویر دا پا جھولی زُلفاں نُوں سنوار دیاں

حرماں نُوں حسینؑ کہیا میرے لئی دعا کریو
نانے دی محبت دا ہر قرض اُتار دیاں

اصغر نوں دفن کر کے سیّد نے کہیا مولا
سَو اصغر جے ہوون ، تِرے نام توں وار دیاں

اعلان سی ایہہ صآئمؔ شبّیر دا وچ کربل
اکبرؑ نوں فِدا کر کے مُل جَنتاں دا تار دیاں

قوتِ حیدر حسین ہیں

جانِ بتول ، قوتِ حیدرؑ حسینؑ ہیں
حُسنِ رسُولِ پاک کا مظہر حسینؑ ہیں

اُن کا مِثیل ہو کوئی اُمت میں کس طرح
خونِ رسُول و جانِ پیمبر حسینؑ ہیں

ذبحِ عظیم کی ہوئی تکمیل آپ پر
ذوقِ مِنیٰ کا حاصلِ مصدر حسین ہیں

خونِ حسینؑ غازۂ روُئے حیات ہے
زندہ تو کیا ہے زندوں سے بڑھ کر حسینؑ ہیں

اکبرؑ کو دے کے دینِ محمد بچا لیا
دینِ نبیؐ کے محسنِ اکبر حسینؑ ہیں

ہر دور کے یزید کو نابود کر دیا
ہر دور کے محافظ و رہبر حسینؑ ہیں

صآئم ہُوں میں حسینؑ کا محشر سے کیوں ڈروں
سردارِ خُلد و ساقی کوثر حسینؑ ہیں

خون اکھیاں چوں وہدا

خون اکھیاں چوں وہدا تے ہتھ کنبدے
کھچاں میں کیویں درداں دی تصویر نوں
لاش اکبر دی چکی دی ہے کس طراں
جا کے پچھو تے سہی پیر شبیر نوں

گن سکے کون پھٹ تیغ دے تیر دے
ہوئے ٹکڑے محمد دی تصویر دے
درد کی دساں کلثوم دے ویر دے
رونا پادتا اے جہنے تقدیر نوں

کون دسے سی پھر دی چھری کس طراں
کون دسے سی کنبے کِویں دوجہاں
لال زہرا دا ٹریا سی مقتل دے ول
آخری وار جد مل کے ہمشیر نوں

جے نہیں دل سی سیاہی پتہ دھون دا
ول اَکھاں نوں اَوندا جے نہیں رون دا
پچھو سید نوں کِھچیا سی آقا تُساں
کیویں اصغر دے حلقوم چوں تِیر نوں

لاشہ اصغر دا خیمے چہ جد آگیا
رو کے شبیر نوں سی سکینہ کیہا
بابا بولو تے سہی مینوں دسّو تے سہی
پانی ملیا کہ نہیں میرے چَن وِیر نوں

خشک واعظ نوں غم دا اے کاہدا پتہ
ایس دولت نوں بے درد کی جان دا
درداں والے تے چمن گے محشر تلک
ڈُبی درداں چہ صآئم دی تحریر نوں

مُصطفیٰ دے لاڈلے

مُصطفیٰ دے لاڈلے حیدرؑ دے پیارے نُوں سَلام
سیّدہ خَاتون جنت دے دُلارے نوں سلام

بدلیا تارا اَے جہنے دِین دی تقدیر دا
تاریاں جہنے علی دے اوس تارے نوں سلام

چُم کے خاکِ کربلا بھیجن فرشتے رَات دِن
کملی وا لے مصطفیٰ دے جگر پارے نوں سلام

چہرہؑ اَنور جِہدے نانے دَا ہے اُمُّ الکِتابؑ
اوس قرآن مُقدّس دے سپارے نوں سلام

اَپنا سب کجھ وَار کے جس نے بچایا دین نوں
اُمّتِ عَاصی دے صآئم اُس سَہارے نوں سلام

برحق اماماں نوں سلام

مصطفیٰ دے دِین دے برحق اِماماں نوں سلام
اَے حسینؑ اِبنِ علیؑ تیرے غلاماں نوں سلام
آخری واری جو کیتے سن مدینہ چھڈ دیاں
ہون صائمؔ دے ترِے اَوہناں سلاماں نوں سلام

کٹیاں باہنواں نوں سلام

لنگھیا سیّد سی جِتّھوں اَوہناں راہواں نوں سلام
اے علمبردارؑ تیریاں کٹیاں باہنواں نوں سلام
باپ وَل گودی دے وچ صائمؔ جدوں سی ویکھیا
تیریاں حسرت زدہ اصغرؑ نِگاہواں نوں سلام

سلام کہتے ہیں

حضور اشک سجائے سلام کہتے ہیں
نظر میں دیپ جلائے سلام کہتے ہیں

حضور بہر عنایت قبول کرلینا
غم و الم کے ستائے سلام کہتے ہیں

تمھاری زُلف کے سائے کی خیر ہو آقا
ہجومِ یاس کے سائے سلام کہتے ہیں

غلام آپ کے آقا بچشمِ خونابہ
سروں کو در پہ جھکائے سلام کہتے ہیں

بسوئے گنبدِ خضریٰ ملک بھی انساں بھی
نگاہِ شوق اُٹھائے سلام کہتے ہیں

حریمِ ناز سے نکلو شہا کہ اہلِ جنوں
دلوں کو رہ میں بچھائے سلام کہتے ہیں

بھریں گی جھولیاں سب کی یقین ہے صاؔئم
فقیر آس لگائے سلام کہتے ہیں

لاکھوں سلام

سیّد کربلا ، راکبِ مصطفیٰ
ظلِ نورِ خدا ، نقشۂ مُرتضیٰ
جس نے سب کچھ تھا راہِ خدا میں دیا
اُس کے حُسنِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

دشت کربل میں جس کا لہو بہہ گیا
گھر کا گھر لُٹتا جو دیکھتا رہ گیا
جو اکیلا زمانے کے غم سہہ گیا
اُسکے دردوں کی لذت پہ لاکھوں سلام

نوحے جس کے فلک پر رقم ہو گئے
جس کے بھائی کے بازو قلم ہو گئے
جس کی عظمت کے اُونچے علم ہو گئے
اُس کی دستارِ عظمت پہ لاکھوں سلام

قید و زندان میں جس کی ہمشیر تھی
جس کے بیٹے کے پاؤں میں زنجیر تھی
جس نے بدلی زمانے کی تقدیر تھی
اُس شہید محبت پہ لاکھوں سلام

جسکے صدقے سے ذرّے بنے مہر و ماہ
ریت پہ جس نے خوں سے لکھا لَا اِلٰہ
جس نے اُمت کو حق کی بتائی تھی راہ
اُس سراپا ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہونٹوں پہ نانا کا فرمان تھا
جس کے ہاتھوں میں خالق کا قرآن تھا
ہو گیا راہِ حق میں جو قربان تھا
اُس شہنشاہِ اُمت پہ لاکھوں سلام

قتل تھی جس کی اِک اِک نشانی ہوئی
جس کے خیموں میں آتش فشانی ہوئی
جس کی صآئم درخشاں کہانی ہوئی
اُس بہارِ رسالت پہ لاکھوں سلام